



سرکاری رپورٹ

ستھوان اجلاس

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۱ جون ۱۹۹۹ء برطابن ۶، بریج الاول ۱۳۱۹ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۵
۲	وقفہ سوالات۔	۶
۳	رخصت کی درخواستیں۔	۳۱
۴	میزائیہ بابت سال ۲۰۰۰ء-۱۹۹۹ء پر عام بحث۔	۳۲

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ستر ہواں اجلاس مورخ ۲۱ جون ۱۹۹۹ء بہ طابق ۶ ریجیع الاول  
۱۴۲۰ ہجری یوقت ۱۱۔۳۰ بجھر ۳۰ منٹ پر زیر صدارت جناب اپنیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی  
اسمبلی ہال کوئے میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَامْتَعِنُوا لَهُ وَانْصِنُوا لَقْلَقَهُ

فَزَحَّمُونَهُ وَإِذْكُرْ رَبَّكَ فِينِ نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَجِنْفَةً

وَذُونَ الْجَهْنَمِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُقِ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ

الْقَافِلِينَ

صدق الله العظيم

ترجمہ :- اور ترجمہ قرآن پڑھا جائے تو توج سے ناکرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم  
کیا جائے۔ اور اپنے پروردگار کو دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے مج و شام  
پاک کر ستے رہو۔ اور دیکھنا غافل نہ ہوتا۔

**جناب اپسیکر: وظہ سوالات۔ ڈاکٹر تارا چند سوال نمبر ۵۸۸ دریافت فرمائیں۔**

## **X-۵۸۸ ڈاکٹر تارا چند:**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۹-۱۹۹۸ کے اے زی پی میں اقلیتی برادری کی فلاج و بہبود اور ترقی سے متعلق کل کس قدر اسلامیات / منصوبہ شال کے گئے ہیں اور موجودہ بحث کی تجھیل کے لئے کل کس ندر قلم مختص کی گئی ہیں نیز یہ منصوبہ کب اور کن شہروں میں پایہ تجھیل کو پہنچیں گے۔

## **وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:**

ہر ماںی سال کے دوران حکومت عوامی فلاج و بہبود کے لئے اجتماعی نویت کی ایکسوں کو سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کرتی ہے۔ ان منصوبوں میں اقلیتی برادری سے متعلق کوئی خصوصی یا علیحدہ ایکیم شامل نہیں کرتی ہے۔

**جناب اپسیکر:** جواب پر حاہر واقعہ کیا جائے غمنی سوال آپ کا۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب اپسیکر یہ جواب کوئی بھی ایکیم نہیں رکھی گئی ہے Y MINORITY آیا اس کی کیا وجہ ہے وزیر موصوف بتانا پسند کریں گے۔

**مولانا ناصر زمان (وزیر ملکہ پلانگ اینڈ ڈوپلیment):** جناب اپسیکر ترقیاتی حوالے سے میرے خیال میں اقلیتی برادری یا ہمارے مسلمان بھائی جو بھی ہے اس کے درمیان کوئی فرق نہیں اگر کوئی روڈ بنتا ہے یا اوڑپلائی وغیرہ۔

**جناب اپسیکر:** معزز وزیر صاحب فرمادے ہیں کہ خصوصی طور نہیں بلکہ نویت دیکھ کر ایکیم دی جاتی ہے **ڈاکٹر تارا چند:** جس طرح ملک میں اقلیتوں کے لئے خصوصیات کی جاتی ہے کہ حقوق دئے جارہے ہیں اگر ان کی فلاج و بہبود کیلئے ایک آدھا ایکیم رکھ دی جاتی تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہوتا یا نقصان نہیں ہوتا افسوس کی بات شکریہ۔

**جناب اپسیکر:** سوال نمبر ۲۱۳ عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۲۱۳ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۶ء سے مکمل متعلقہ اور اس سے نسلک محکموں / اداروں کے بشمول وزیر، کن کن آفیسران اور ایکاران کو سرکاری گازیاں فراہم کی گئی ہیں ان آفیسران اور ایکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ کا ذی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الامتحنت اور دیگر ضروری کوائف کی ضلع و تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۶ء سے تا حال مذکورہ ہر گازی کے (POL) و مرمت پر آمدہ اخراجات کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: (بیورو آف واٹر ریسورسز)

کیم جولائی ۱۹۹۶ء سے بیورو آف واٹر ریسورسز جو کہ مکمل متعلقہ کایاک پر اجیکٹ ہے کے آفیسران اور ایکاران کو فراہم کی گئی سرکاری گازیوں کی تفصیل اور ان آفیسران ایکاران کے نام و عہدہ فراہم کردہ گازی رجسٹریشن نمبر بعد تاریخ الامتحنت اور دیگر ضروری کوائف کی تفصیل یہ ہے۔

فراءہم کردہ گازی نمبر	تاریخ الامتحنت	نام جس کو گازی فراہم کی گئی
۵۲۷	دسمبر ۱۹۹۸ء	محمد بشیر خواجہ (چیف پلانگ انجینئر)
۳۸۳	دسمبر ۱۹۹۳ء	امجد علی شاہ (سینئر باسینڈ رو جیالوجست)
۵۳۱	دسمبر ۱۹۹۳ء	محمد حکیم عظیم (سینئر ریسرچ آفیسر)

&lt;/

- ۱۔ کیونے ڈی ۷۳۱۰ عبد الرزاں جنگی (بائیڈر روچیا لو جست) دسمبر ۱۹۹۳ء
- ۲۔ کیوں اے ڈی ۳۲۳۷ جیل احمد بادینی (بائیڈر روچیا لو جست) دسمبر ۱۹۹۵ء
- ۳۔ کیوے جے ۳۲۱۹ محمد سعید (ریسرچ آفیسر) دسمبر ۱۹۹۸ء
- ۴۔ کیوے جے ۳۲۱۸ محمد نصیر رانا (بائیڈر روچیا لو جست) دسمبر ۱۹۹۷ء
- ۵۔ کیوے جے ۳۵۱۹ حبیب فضل (بائیڈر روچیا لو جست) نومبر ۱۹۹۸ء

کیم جولائی ۱۹۹۷ء سے تا حال مذکورہ ہر گاڑی کے (پی۔ او۔ ایل) مرمت پر آمدہ اخراجات کی

تفصیل حسب ذیل ہے۔

فراء ہم کردہ گاڑی نمبر نام جس کو گاڑی فراء ہم کی گئی پی او ایل پر آمادہ مرمت پر آمدہ

اخراجات	اخراجات	اخراجات	اخراجات	اخراجات
۱۔ کیوے جے ۳۲۱۷ محمد بشیر خوبج (جیف پلانچ انجینئر) ۱۹۱۲۰ ر روپے	۲۔ کیوے جے ۳۸۳۱ امجد علی شاہ (سینکر بائیڈر روچیا لو جست) ۱۵۸۸۰ ر روپے	۳۔ جی اے ۵۳۱ محمد علیل عظم (سینکر ریسرچ آفیسر) ۸۵۸۳ ر روپے	۴۔ کیوے ڈی ۷۳۱۰ عبد الرزاں جنگی (بائیڈر روچیا لو جست) ۳۲۰۰۰ ر روپے	۵۔ کیوں اے ڈی ۳۳۳۷ جیل احمد بادینی (بائیڈر روچیا لو جست) ۱۳۲۷۰ ر روپے

## نیشنل ڈرینچ پروگرام

گاڑی کی رجسٹریشن نمبر	ماہ / سال	تاریخ فراء ہمی	زیر استعمال
N.D - ۳۲	۷/۹۸	۱۰/۹۸	غلام عثمان بائی پر اوشنل کو آرڈنینگز
L.O.T - ۷۵۵۰	۷/۹۸	۱۰/۹۸	مختلف دفتری کام

نمبر	ماہ/سال	پی اوائل	مرت	دھن ادائی
۳۲۹۳۸	۱/۷/۹۸	۳۶۷۱۰	ورکگ گروپ کی مینٹنگ کے ورال	پی او ایس پر تقریباً ۲۳۰۰ روپے خرچ
۳۲۳۸۳	۵/۸/۹۸	۳۹۵۷۲	پی او ایس میں شامل ہے۔	ہوئے جو اس میں شامل ہے۔
" L.O.T - ۷۵۵۰				

## منصوبہ بندی و ترقیات

تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر	نام افسوسن	مددہ	رکھنے والی شعبہ	دھن ادائی	مرت	نمبر
۱	مولانا ہمزادہ	سخنواری	کیوائے ایف	۸۲۴۳	= ۱۰۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰۰
۲	فیض اللہ	پانچ سو سیکھ بڑی تو سیکھ بڑی	کیوائے ایف	۸۲۰۰	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۳	سید احمد امی	وزیر مصالحت امورات	کیوائے ایف	۸۳۳۹۹	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۴	محمد علی مندوخل	سابق اعلیٰ مددوی ترقیات	کیوائے ایف	۷۵۰۰	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۵	بمیر جوہری	اعلیٰ مددوی ترقیات	کیوائے ایف	۳۳۳۹۹	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۶	عائش مسیم	پانچ سو سیکھ بڑی	کیوائے ایف	۱۹۰۰	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۷	قادری	پی اے ای اعلیٰ مددوی	کیوائے ایف	۲۱۱۳	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۸	محمد امین	سکریٹری (ترقیات)	کوئٹہ می	۹۸۱	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۹	فتح العزیز	سکریٹری (مددوی)	کیوائے ایف	۹۸۲	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۰	سید ہارون شید	کھنڈ کوئی	کیوائے ایف	۸۲۹۸	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۱	ڈاکٹر شیدرین	ای ٹی ایچ	کیوائے ایف	۴۰۳۳	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۲	حسیب اللہ خان	ڈاکٹر کلکٹر جنرل پیپ	کیوائے ایف	۶۶۰۲	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۳	امراء شید	چیف اکاؤنٹ	کیوائے ایف	۵۵۳	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۴	عادل العزیز	سابق ایف پیکنیک بڑی	کیوائے ایف	۸۵۷	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۵	محمد علی اولیس	ڈاکٹر کلکٹر اولیس	کیوائے ایف	۱۱۰	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۶	یحییٰ بھروسی	چینف ایف	کیوائے ایف	۹۷۸	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۷	عبد الرؤوف کاظمی	"	کیوائے ایف	۸۲۵	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۸	احمد خان بھٹک	"	کیوائے ایف	۶۲۶۵	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۱۹	الوزیر احمد	"	کیوائے ایف	۱۸۸۱	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۲۰	شاہد پوری	"	کیوائے ایف	۷۱۱	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۲۱	سید روزانی شاہ	چیف ایف پیکنیک	کیوائے ایف	۷۱۱	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۲۲	عائش مسیم	"	کیوائے ایف	۷۱۱	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۲۳	اعظاف مسیم	"	کیوائے ایف	۷۱۱	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰
۲۴	امجد پاشا	"	کیوائے ایف	۷۱۱	= ۱۰۰۰۰	= ۱۰۰۰۰

نمبر شر	نام فران	مددہ	ریزیشن نمبر	تاریخ الامت	مرت	نیا اعلیٰ
۳۵	ساختگ	بیٹ آف سکٹش	کیوائے ایف	۲۱۱۲	۷۔۹۔۹۰	Nil
۳۶	محمد شاکر	"	کیوائے ای	۲۲۶۴	۷۔۱۰۔۹۸	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۳۷	بادی رضوی	"	کیوائے ای	۲۱۸۱	۱۰۔۵۔۹۱	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۳۸	حاتم عزیز	استانت بیوی	کیوائے ای	۵۵۵	۲۲۔۲۔۹۰	۰۱۰۰۰۰۰۱=
۳۹	غوث کاظم	"	کیوائے ای	۱۹۱۱	۳۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۵۵۵۵۱=
۴۰	طائف کاظمی	ڈین ایزکلر	کیوائے ایف	۱۳۴۹	۲۱۔۹۷	۰۱۰۱۷۶۷۵=
۴۱	حصت انڈکا کو	ڈی ایس چاند	کیوائے ایف	۹۷۲۷	۳۔۲۔۹۷	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۴۲	محشیں	ان۔ ای۔ ہوگول	کیوائے ای	۵۵۲۲	۷۔۲۔۹۱	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۴۳	گوریلی	الکس ایمیسون	کیوائے ای	۵۸۷۸	۷۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۵۵۱۵=
۴۴	خانے دار	ریزیق آفسر	کیوائے ای	۲۹۳۷	۱۲۔۷۔۹۷	۰۱۰۰۰۰۰۱=
۴۵	اکرام ایش	"	کیوائے ایف	۷۸۹۵	۷۔۲۔۹۹	Nil
۴۶	عبدالحق	استانت ایزکلر	کیوائے ای	۶۶۷۲	۳۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۴۷	طارق خیر	پرمنٹ	کیوائے ای	۳۲۳۰	۱۔۱۔۹۸	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۴۸	امیان پر ویجٹ	"	کیوائے ایف	۷۷۳۷	۷۔۲۔۹۹	Nil
۴۹	پول	کیوائے ای	۱۱۵۱	-	۳۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۵۰	"	کیوائے ای	۹۱۰۰	-	۳۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۵۱	پول	کیوائے ایف	۷۷۳۲	-	۳۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۹۰۹۰۷۶۷۱=
۵۲	پول	کیوائے ای	۱۳۹۲	-	۱۰۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۷۶۶۷۱=
۵۳	عبداللی	نزدیکت آفیسر رہنم	کیوائے ای	۵۹۸۹	۷۔۲۔۹۹	Nil
۵۴	عہدہ	"	کیوائے ایف	۸۷۷۷	-	-
۵۵	"	کیوائے ای	۷۲۸۲	-	-	-
۵۶	"	کیوائے ای	۷۲۹۲	-	-	-
۵۷	عبدالباری	ریزیق آفسر	کیوائے ای	۲۹۵۳	۱۰۔۲۔۹۹	۰۱۰۰۰۰۰۱=

مولانا امیر زمان: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اپنیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا اگر کوئی شخصی سوال ہو۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب اپنیکر صفحہ نمبرے پر نمبر ۶ دیکھئے تقریباً ایک میٹنے میں یادو میٹنے میں

۳۲ ہزار مرمت اور ۳۲ ہزار پروں کا خرچ ہے اسی طرح سیریل نمبر ۹ کو دیکھئے یہ گاڑی ۱۵ افروری کو الات

وئی ہے لیکن اس کے تین کا خرچ ایک لاکھ ۱۲ ہزار جو کہ میرے نظر میں بہت بڑا خرچ ہے۔

لانا امیر زمان (وزیر محکمہ پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ): معزز رکن درست فرمائے ہیں

کہ تیل کا خرچ زیادہ ہے اس کی ہم اکھواری کرائیں گے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** سیریل نمبر ۵ کو دیکھئے مرمت پر ایسی ایک لاکھ تیرہ ہزار اس طرح اور بہت سے ایسے اسٹم ہے اس میں ممکن ہی نہیں جتنا بھی خرچ کریں۔

**مولانا امیر زمان (وزیر ملکہ پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ):** جناب اپیکر میں عرض رتا ہوں کہ ہفتہ زیادہ خرچ ہے میں اس کی تحقیق کر کے معزز رکن کو بتاؤں گا۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اپیکر صفحہ نمبر ۱۰ اور ۱۱ پر سیریل نمبر ۳۰، ۳۹ پر صرف پول لکھا ہوا ہے پول کا مطلب مشرک کے پول پر ہے بکری کے پول پر ہے یا کسی اور سوئنگ پول پر ہے۔

**مولانا امیر زمان (وزیر ملکہ پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ):** سومنک پول ہمارے پاس نہیں اختر صاحب کے دور میں بھی نہیں بنائے یہ ہمارے اپنے بھکے کے پول ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** پول کے ان گازیوں کا خرچ بھی بہت زیادہ ہے اپنے نام کے لحاظ سے آپ زرائن کو چیک کریں۔

**مولانا امیر زمان (وزیر ملکہ پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ):** خان صاحب اس میں اس طرح ہے کہ جو پول کی گازیاں جب ہم کبھی دورے پر جاتے ہیں تو ان گازیوں کو استعمال میں لاتے ہیں یا باہر سے کوئی آ جاتے ہیں تو وہ بھی انہی پول والے گازیوں کو استعمال کرتے ہیں۔

**جناب اپیکر:** اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل۔

**X ۲۳۲ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل:**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۹۹-۲۰۰۰ کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی بجٹ سے بھکہ متعلق اور اس سے متعلق بھکموں / اداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر اسکیوں / پراجیکٹ کی ضلع و اتفاقیل کیا ہے نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی میں کل کتنی رقم منقص کی گئی ہے۔ اور ہر اسکیم / پراجیکٹ کے لئے منقص ترقیاتی وغیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم / پراجیکٹ اور ضلع و اتفاقیل کیا ہے؟

(ب) کم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ ہر ایکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصلہ حصہ تاریخ اشتہار نینڈ روز بعد نام تھیکنگ (گروں) اور اس کام پر اجٹ تجوہ ہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کی ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / ایکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جسد رحمہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجہات کیا ہیں۔

(ج) مالی سال ۹۸-۹۹ کے دوران شروع کئے گئے مکمل متعلقہ کے جاری، نئے اور مرمت و دیگر ایکیم / پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: (بیورو آف واٹر ریسورسز)  
مالی سال ۹۸-۹۹ کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی بحث سے متعلقہ اور اس لئے خلک پراجیکٹ بیورو آف واٹر ریسورس کو فراہم کردہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی مد میں رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف) کل ترقیاتی فنڈ: ۳،۹۰،۹ ملین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ تجوہ اہلکاران و دیگر الاؤنس ۹،۲۹۵ ملین

۲۔ مرمت و دیکھ بھال ۱۰۵ ملین

کل غیر ترقیاتی فنڈ: ۷،۲۱۷ ملین

تجوہ اہلکاران و دیگر الاؤنس ۷،۲۱۴ ملین

(ب) پراجیکٹ بیورو آف واٹر ریسورس میں تجوہ ہوں کی مد میں خرچ شدہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ۸،۹۵ ملین فراہم کی گئی۔ مزید برآں ۹۸-۹۹ء پراجیکٹ هذا کے تحت کوئی نئی ایکیم شروع نہیں کی گئی۔

(ج) ۹۸-۹۹ء کے دوران کسی نئی ایکیم پر کام شروع نہیں کیا گیا اور پراجیکٹ هذا کا کام زمین کے اوپر اور زیر زمین پانی کے نیٹ ورک کی دیکھ بھال ہے۔

### نیشنل ڈرینج پروگرام

(الف) یمن الاقوامی ترقیاتی ادارہ اور حکومت پاکستان کے فنڈ سے کریش پروگرام کے تحت ڈیلیفشن

آف پیر نیل / فلڈ ار یکیشن اسکیم کیلئے مینڈ رو غیرہ طلب کئے جا پکے ہیں۔  
تفصیل اف ہے۔

(ب) پراجیکٹ / اسکیم میں زیر تحریک ہیں اور اب تک کوئی ادا بھگی نہیں ہوئی ہے۔

(ج) ۹۸-۹۷ء کے مالی سال کے دوران کوئی اسکیم / پراجیکٹ شروع نہیں ہوا ہے۔

### ایریاڈ ویپیمنٹ پروگرام:

(الف) علاقائی ترقیاتی پروگرام بلوچستان۔

صلح وار تفصیل: کونکر پیشن - لور الائی - قلعہ سیف اللہ - موئی خیل، مستونگ - قلات۔

خندار - ترقیاتی مد میں منقص رقم ایک کروڑ روپے برائے سال ۹۹-۹۸ء اب تک فنڈ ریلمیز NIL یعنی

صرف ہے۔

(ب) اخراجات:- NIL یعنی صفر ہے۔

وجہات تاخیر:- پی سی 1 - (I-PC) کی تاخیر سے منظوری ازی ڈی ڈبلیو پی (CDWP) اور

ایکنیک (ECNEC)، ایکنیک (ECNEC) سے منظوری کی تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۹۹ء ہے۔

(ج) پی اینڈ ڈی (P&D) اور فناں ڈی پارٹمنٹ سے اب تک فنڈ ریلمیز نہیں ہوئے ہیں۔

جناب اپسکر: سوال نمبر 632 کو پڑھا اہوا تصور کیا جائے کوئی سخنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: جناب اپسکر یہ جو پروگرام ہے شروع ہے ہم یہ کہتے ہیں تاخیر فرم کر کے شروع کرائیں یہ تجویز ہے۔

سردار عبد الرحمن ٹھیکر ان: میں یہ سوال کرتا ہوں کہ علاقائی ترقیاتی پروگرام اس میں صلح وار کھا ہو اے صلح کوئے پیشن موئی خیل قلات خندار۔۔۔۔۔ وغیرہ میں سینئر منسٹر سے پوچھوں گا کہ یہ کس ترتیب

سے رکھے گئے اور اس میں باقی اضلاع کیوں شامل نہیں کئے گئے میں گزارش کروں گا کہ باقی صلح اور الائی موئی خیل ایک ہی حلقة کے دو ضلعہ ہاں دیئے گئے ہیں اسی طریقے سے کونکر پیشن زد یک ہیں باقی کوئی شامل کرنا چاہیے۔

**مولانا امیر زمان (سینیئر مفسر):** جو عبد الرحمن صاحب کہہ رہے ہیں اس کی پی ڈی ایس پی کی مینگ میں بات ہو گئی ہے اس کا فیصلہ ہوا تھا کہ باقی اخلاع بھی شامل کر دیں گے۔

**جناب اپیکٹر:** خود شروع کر ا رہے ہیں جلد شروع کر ا رہے ہیں۔

**سردار عبد الرحمن کھیتراں:** جناب اس کی میں نے یہ بنت میں بھی بات کی تھی جب بھی غیر ممالک کے امداد آئے تو جو بھی بلوچستان کے علاقے ہیں اس میں سب کو حق ملنا چاہیے صرف ایک کونہ ہو میں اس کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب ضلع وار اور اسامیوں کی تفصیل وزیر صاحب دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

**مولانا امیر زمان سینیئر مفسر:** دوسرے اجلاس میں دے دیں گے۔

**جناب اپیکٹر:** سوال نمبر ۲۶ عبد الرحیم خان مندو خیل۔

**۲۶ جناب عبد الرحیم خان مندو خیل:**

کیا وزیر منصوب بندی و ترقیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال حکم متعلقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ان تمام آسامیوں کی تفصیل بعد گرید مطلوبہ، ضلع رہائش تعلیمی مکھانہ و دیگر تربیتی کورسز و دیگر مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بمعنایم، اخبار کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعقول دیت، پڑھ، ضلع، رہائش تاریخ، درخواست، مطلوبہ تعلیمی قابلیت، مکھانہ و دیگر کورسز، نیز تاریخ و مقام انتزاعیوں اور حاکم انتزاعیوں کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) کیم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعقول دیت، پڑھ، ضلع رہائش تاریخ درخواست، تعلیمی اہلیت، مکھانہ و دیگر تربیتی کورسز کی تفصیل نیز تاریخ انتزاعیوں، حاکم انتزاعیوں کی تاریخ بھرتی، گرید، اور حاکم بھرتی کی تفصیل بھی دی جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

جواب ضمیم ہے۔ لہذا اسکلی لا ہجری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اپسیکر:** سوال نمبر 667 کو پڑھا ہوا تصور کی جائے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب یہ راعت کی جو پوچشیں ہیں وہ امتحان بھی پاس کر گئے ہیں آپ نے دیا بھی ہے اس پر ہرید استئنٹ ایگر کچھ انجینئر گرینڈ سترہ اس میں جو تفصیلات ہیں انہیں یوہ چکا ہے پاس ہیں اس میں کیا کارروائی کی ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینیٹر مفسر):** خان صاحب اس کی موجودہ صورت حال یہ ہے کہ یہ کیس کورٹ میں ہے اور ایک آدمی کورٹ میں گیا ہے اس لئے یہ تاخیر ہو گئی ہے اور عدالت نے اسے کر دیا ہے یہ عدالت کا حکم ہے لہذا اس پر اسے ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** بیاڑ کے جو ملازم ہیں نائب قاصد ہیں ان کا کیا کر رہے ہیں سرپلس لوگ آئے ہیں۔

**مولانا امیر زمان (سینیٹر مفسر):** اس کے بارے میں کابینہ کا فیصلہ ہے کہ بیاڑ کے جو سرپلس ملازمین ہیں جہاں بھی صوبے میں خالی پوٹیں ہوں اس میں ایڈ جسٹ کیا جائے اگر ہمارے پاس پوٹیں ہو گئی ایڈ جسٹ کر لیں گے کچھ کے ہیں باقی جو رہتے ہیں ان کو ایڈ جسٹ کیا جائے گا۔

**جناب اپسیکر:** سوال نمبر ۶۹۳ اکثر تاراچند۔

X ۶۹۳ اکثر تاراچند:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ماہی سال ۱۹۹۸ء کے بحث میں محمد متعلقہ کے لئے ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی مدت میں کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے نیز مذکورہ مدت میں شروع کے گئے ترقیاتی کاموں کیلئے مختص کی گئی رقم پراجیکٹ کا نام علاقہ کام کی نوعیت رفاقت کام اور ابجک کل خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

جواب صحیم ہے لہذا اسکلی لا بھربری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: جی جناب جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

جناب اپیکر: کوئی سختی سوال ہو آپ کا ذکر صاحب۔

ڈاکٹر تارا چندر: جناب اپیکر یہ بہت لمبا سا جواب ہے لیکن ایسی ناگم دیا گیا ہے اگر یہ گھر بھجوادیا جاتا تو آب میں ضمیم کر لیتا اس میں ایک چیز جو سامنے آئی ہے۔

جناب اپیکر: یہ آپ نے فرمایا کہ جواب انہی ملا آپ کو یہ ہماری اسکلی کی روایت کہ اس کو نیبل کرتے ہیں ورنہ یہ تمام صحیم جتنے بھی ہوتے ہیں جو ابادت یہ لا بھربری میں ہوتے ہیں اور ذمہ داری نمبر صاحب کی ہوتی ہے کہ وہاں جا کر خود بیکھیں یہ تو یہاں پر ہم ایسے کر رہے ہیں کہ آپ سب کو نیبل کر دیتے ہیں آگے سوال کیجئے گا۔

ڈاکٹر تارا چندر: تو اپیکر صاحب یہ جو بھی پراجیکٹ اس میں دیکھنے میں نظر آ رہے ہیں وہ سارے لورالائی کے ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ سارا صوبہ صرف لورالائی تو نہیں ہے تو اس کی وجہ ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب اپیکر: کہنے ہیں کہ جی نام سب لورالائی کے پراجیکٹ ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): کون سے صحیح کی بات کر رہا ہے تھوڑی سی وضاحت کر لیں کس جگہ کی آپ بات کر رہے ہیں کس حوالے سے کس پراجیکٹ کی آپ بات کر رہے ہیں۔

جناب اپیکر: کون کون سے پراجیکٹ ہیں لورالائی کے۔

ڈاکٹر تارا چندر: جی بتا دیتے ہیں یہ جواب ہے ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۹ء میں غیر ترقیاتی مدت میں مبلغ ۷۴۸ روپے مختص کی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ دو تین اور بھی اس میں یہ ہے کہ دو تین اور بھی ڈویژن ہے اس میں لورالائی بھی ہے ایک یہ ہے تو دو تین جگہ پر اس طرح جو بھی دیکھا گیا دو تین ڈویژن کے ساتھ لورالائی کا

نام ضرور ہے۔

**جناب اپیکر:** ڈاکٹر صاحب پارلیکوور سوال کریں کہ فلاں اسکیم اور الائی کوڈی گئی ہے فلاں اسکیم اور الائی کوڈی گئی ہے۔ فلاں اسکیم اور الائی کوڈی گئی ہے۔ اس طرح بولئے نہ آپ۔ اس طرح بتائے آپ۔

**ڈاکٹر تارا چند:** یہ ڈیلے ایکشن ڈیم ہیں اور ایریکیشن کی مد میں ہے اس طرح کے۔

**جناب اپیکر:** آپ ان سے سوال کریں۔ سوال کریں کہ اسکے ہیں *he is free*۔

**ڈاکٹر تارا چند:** میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اچھی بات ہے اور الائی بھی صوبے کا حصہ ہے لیکن وزیر صاحب تھوڑا مہربانی کیا کریں اور بھی اعلاع ہیں۔ مہربانی۔

**جناب اپیکر:** اچھا Thank You آئندہ مہربانی کیا کریں جی اور اعلان بھی ہیں اگلا سوال جی میر محمد اسلام چکنی صاحب، جناب۔

X۱۰۷ میر محمد اسلام چکنی:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران سالانہ پلان میں پاس شدہ اسکیمات پر کس قدر عمل درآمد ہوا ہے نام اسکیم خرچ رقم اور تجھیل فیصلہ کام کی تفصیل دی جائے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:**

سوال ہذا کا جواب مندرجہ بالا سوال نمبر ۲۹۳ میں دیا جا چکا ہے۔

**جناب اپیکر:** جواب جی پڑھا ہو اقصور کیا جائے۔

**مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** جواب پڑھا ہو اقصور کیا جائے۔

**جناب اپیکر:** جی کوئی ضمی ہوتا فرمائے چکنی صاحب۔

**میر محمد اسلام چکنی:** ایک ضمی سوال ہے یہ جو نیبل پر جواب مجھے موصول ہوا ہے جمع نمبر ۲۳ نومبر ۱۹۹۸ء کی اسکیمیں یہ روڈسیکٹر میں یہ میرے ڈسٹرکٹ میں مشکل نوجاہو ڈاؤ اور ان اس کے لئے ۵۰ ہلین مختص ہے اور

۵ HUNDRED یا ملیوکیشن ہے لیکن اس میں ریلیز کوئی دکھائی نہیں دی گئی ہے۔

جناب اپیکر۔ کیا نہیں دیکھایا گیا۔

میر محمد اسلم پچکی: اموات ریلیز نہیں ہوا جی ایلو کیشن ہے لیکن اموات ریلیز نہیں ہے اور اس کا ریلیز نہیں ہے یہ جو بات سکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): اسلام پچکی صاحب آپ کو معلوم ہو کر میں نے آپ سے گزارش کی کہ وہ پیاسی ون جتنی جلدی آپ پہنچادیں گے پسیے ہم ریلیز کرائیں گے اور PWO جو وہ طریقہ کار ہے وہ کرو اکے پسیے دے دیں گے اس میں انشاء اللہ کوئی خرچ نہیں ہو گا اور جہاں تک آپ اور الائی کی بات کرتے ہیں وہ میناپی سی ون آپکے ہونگے اور PWO ہو گی ہے اس لئے وہ پسیے ریلیز ہو گے لیکن آپ کے پسیے زیادہ ہیں۔ (مداخلت) آب بھی اگر آپ دے دیں تو ہم ابھی ریلیز کروالیں گے شاید وہ بھی خرچ نہ ہو سکے فٹ جولائی سے ہم آپ کو ریلیز کروادیں گے آپ پیاسی ون پہنچادیں۔

جناب اپیکر: چلنے جی جی ضمی سوال سردار اختر جان۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپیکر مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ پیاسی ون ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ پیاسی ون بنا کر لے آئیں نمبر ۲ وہی اسکیمات موجود جو آپ کی PSDP ہے اس میں ڈرافٹ کردی گئی ہے وہ ڈرافٹ کردی گئی ہے تو اس کا پیاسی ون بنانے کا فائدہ کیا آپ موجودہ PSDP دیکھیں اسکیمات ڈرافٹ کردی گئی ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): نہیں جو On Going اسکیمات ہیں وہ ڈرافٹ نہیں ہیں کوئی بھی ڈرافٹ نہیں ہے۔

پرس موسیٰ جان: ڈرافٹ ہے جناب یہ میں آپ دیکھا دیتا ہوں ۹۸، ۹۹ کا میرا جناب ضمی سوال ان سے یہ ہے مولانا صاحب میرے ساتھ ثبوت ہے پروف ہے یہ اپیکر صاحب ۹۹، ۹۸ میں روڈ سیکشن میں سر ۸۶ یہ کر دگاپ ناؤن ٹو NAHA one Killo Metter سر میں دو فتح مولانا صاحب لکھ کر دیا ہے میں ACS صاحب کے پاس گیا ہوں یہ پسیے رکھے ہوئے تھے سب ریلیز ہو گے Except یہ ایک کلو میٹر سر جو کر دگاپ ایک بہت بڑا شہر ہے کم از کم اس میں سات آنھو ہزار آدمی رہتے ہیں تو نوٹکی ہائی وے

کارڈ میں اس میں کہیں پر بھی نہیں ہے سراور یہ ریلیز سر میں ان کو دکھا سکتا ہوں وہ کہتا ہے تو میں دکھا دوں گا یہ ریلیز ہے سر جناب دیکھنے میں یہ ہے کہ جتنے آج کل روڈز ہیں سب یادہ لور الائی میں ہے تربت میں جعفر آباد میں ہے۔

**جناب اپیکر:** نہیں نہیں اسی سوال کو آپ رکھ لیں کر دگاپ والے کو آپ رکھیں نہ آپ فرماتے ہیں کر دگاپ والا جوروڑ فرماء ہے ہیں۔

**پُرسِ موئی جان:** سروہ ڈرافٹ ہو گیا کیوں ڈرافٹ ہو گیا۔

**جناب اپیکر:** جناب مولانا صاحب۔

**پُرسِ موئی جان:** جب وہ منظور شدہ تھا اور آپ کا خط بھی میرے ساتھ موجود ہے اور مجھ تا در علی صاحب اسی ایس کے سامنے آپ کو کہا آپ نے اس کو تجیب کی آپ نے ان کو ڈائنا لیکن اس کے باوجود بھی جب میں نے چلی سطح پر معلوم کر دیا جناب پی اینڈ ڈی میں وہ لوگوں کا نام میں نہیں لونا انہوں نے کہا کہ پیسہ ہے ریلیز نہیں کر رہے ہیں وجہ کیا ہے۔ وہ اس کو ریلیز کیوں نہیں کر رہے ہیں تو جناب اس سے زیادہ آپ کہیں کہ زیادتی کیا ہو سکتی ہے اپوزیشن کے ساتھ اس سے زیادتی کیا ہے۔

**جناب اپیکر:** نہیں نہیں سوال کریں جی بہتر ہے ریلیز کیوں نہیں کیا اسی اتنی سی بات ہے یہ۔

**مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** میری گزارش یہ ہے جس کی میں آپ کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ میری انشاء اللہ وعدہ۔

**پُرسِ موئی جان:** لیکن سروعدہ کی بات نہیں ہے مولوی صاحب یہ بے ادبی معاف کوئی اسی چیز نہیں ہے جو آپ مجھے کہیں گے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کا ادھار واپس دے دوں گا میرا پیسہ ہے نولا کھروپے اس علاقے کا اس کو آپ نے ۱۹۹۸ء میں نہیں دیا ہے ۲۰۰۰ء میں وہ نہیں ڈالا گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

**مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** ۲۰۰۰ء میں جو پیسے رکھے ہیں روڈ کے وہ سارے کے سارے بلاک ایلوکیشن میں رکھے ہیں تو آپ کے جوروڑ ہیں۔

**پرنس موسیٰ جان:** تو کیا ثبوت ہے کہ وہ پیسے آپ ہم کو دے دیں گے یا آپ اس ایسمبیلی کے فورم پر اس وقت جمالی صاحب مجھے خود کہا تھا نے ان سے کہا کہ جی لوکل گورنمنٹ کا مجھے اعتراض تھا ان پر انہوں نے کے یہ ایسمبیلی کے دوران وہ ناؤں کمپنی کا سیکریٹری بدلا جائے گا وہ آب تک نہیں بدلا گیا جتاب۔

**جناب اپسیکر:** تقریر نہ کریں آپ سوال کریں ضمنی نہیں اگر تقریر کرنی ہے دیکھیں اگر تقریر کرنا مقصود ہے تو اس کو آپ باوس لا سمجھیں دوبارہ۔

**پرنس موسیٰ جان:** جناب تقریر میں کیا کروں اس مظلوم کی بات کوئی مانتا نہیں ہے یہ اتنے مظلوم اور یچارے غریب ہیں سراس کا کوئی مانتا نہیں ہے No body cares for them۔

**جناب اپسیکر:** نہیں جی نہیں ضمنی سوال کرنا ہے سوال پر بس۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب والا ضمنی سوال ہے لیکن اس میں جناب ایک اہم مسئلہ ہے یعنی پراجیکٹ ایک ایکم قاعدہ ایلوکیشن ہو گی ہے ایسمبیلی نے منظور کیا تو جناب والا کون ایسے لوگ ہیں اور کیوں ایسے کرنے چیز کیا جو عموم کا پیسہ ہے ایلوکیشن ہوا ہے اور وہ اس کو ریلیز نہیں کرتے ہیں۔ (شور)۔

**جناب اپسیکر:** جناب ایک بولنے دونوں بول رہے ہیں ایک بولنے۔

**پرنس موسیٰ جان:** آپ کا تربت کا پچاس لا کھلور الائی جعفر آباد کا وہ کیوں نہیں کہا گیا ہے۔ آپ کو کوئی مانتا نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں آپ جواب دے دیں عوام کا پیسہ ہے آپ کے جیب سے تو نہیں جاتا ہے یہ بلوچستان گورنمنٹ کا پیسہ اور آپ کو اس کا جواب دینا پڑے گا سر جہاں جعفر آباد کا آتا ہے وہ منظور ہے جہاں لور الائی کا آتا ہے وہ منظور ہے جہاں تربت کا آتا ہے وہ منظور ہے یہ کیوں نہیں ہے۔

**جناب اپسیکر:** آپ کا سوال آگیا کہ پیسے منظور تھے آپ نے وہ کام نہیں کیا ایلوکیشن میں رکھی ہوئی تھی ریلیز نہیں کے بتا دیتے ہیں آپ کو کہ ریلیز کیوں نہ ہوئی ہے بس اتنی سی بات ہے۔

**مولانا امیر زمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** جناب اپسیکر صاحب میں نے گزارش کی کہ وہ جو پیسے ہیں وہ ہم ریلیز کروادیں گے میرا وعدہ ہے کہ دگاپ کی جو وہ ایک میل کی بات کر رہے ہیں یا جو کچھی صاحب بات کر رہے ہیں یہ ہم ریلیز کروادیں گے دے دیں گے جہاں تک نصیر آباد کی بات وہ

کر رہے ہیں وہ آن اپر وڈ ہے PSDP میں آپ دیکھ لیں وہا پر وڈ نہیں۔  
**پُرنسِ موئی جان:** سراگر مولا نا امیر زمان زبان کرتے ہیں تو میں یقین کروں گا سراگر ان کے گورنمنٹ میں کوئی اور زبان کرتا ہے میں یقین نہیں کروں گا تھیک ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے پچھلے نام بھسے زبان کیا کہ آپ کے نادوں کمیٹی کا سیکرری بدلا جائے گاہ بدلا نہیں گیا یہ چیف مسٹر صاحب بیٹھنے ہوئے ہیں ایک بلوچ ہیں سرآب میں اس کی زبان پر کیا یقین کروں گا سروہ بلوچستان کو کیا کھلائیں گے جب اس نے زبان کیا سب دنیا کے سامنے کہ ہرگیا ان کا ہوڑ۔

**جناب اپسیکر:** آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں جی آپ نے یہ اپتھی نہیں کرنی ہے یہاں پر۔

**پُرنسِ موئی جان:** XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

**جناب اپسیکر:** الفاظ کا رروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ XX بحکم اپسیکر صاحب الفاظ کا رروائی سے حذف ہوئے۔

**مولانا امیر زمان سینئر مسٹر:** جناب جہاں تک پُرنسِ موئی جان اور بھگتی صاحب کی باتیں ہیں میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہ پیسے ریلیز کر دیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب جہاں تک مولا نا صاحب دو اسکیمات کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ بہت سے اور اسکیمات ہیں جو 1998-1999 میں منظور ہو گئیں لیکن موجودہ سال میں صرف دو کی نشان دہی کی گئی ہے اس کے علاوہ کئی اسکیمات ہیں جو 2000-1999 میں ڈرائپ کردی گئی ہیں آپ کا جو محیر بجٹ آ رہا ہے اس میں بھی ڈرائپ کردی گئی ہے کیا ہم اس پر یقین کریں کہ وہ بھی پر اپر بجٹ میں شامل کی جائیں گی۔

**جناب اپسیکر:** کوئی اسکیمات ہیں وہ دیں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** تفصیل ان کو دے دیتا ہوں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** جناب میرا بھی اسی حوالے سے سوال ہے کہ میں اس کی تائید کرتا ہوں یعنی جو کچھ ہوا پی ایس ڈی پی میں یا جوان کے ڈیماٹ ہے اس میں منظور ہو جائے اور اس کے باوجود اس پر عمل نہ ہو یہ اسی میں ہمارے پتوں آباد کی ایک باقاعدہ اسکیم ہے اسی لاکھ 98-1997 میں منظور ہوئے

اور پھر 1998-1999 میں لاکھ اور درمیان میں بغیر کسی وجہ کے تمام پیسے چلے گئے اور اب نئے پراجیکٹ میں نہیں ہے۔ (داخلت)

**ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر) :** جناب والا پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب یہ صوبائی حکومت کا یہ اختیار ہے کہ وہ کسی بھی ایکیم کو وہ اے ذی پی میں ڈالے یا اس کو واپس نکالے یہ ہر حکومت کا اختیار ہوتا ہے اسی طرح پچھلی حکومتوں نے اپنی ایکیمیں اے ذی پی سے نکالی تھیں ایک حکومت کا اختیار ہوتا ہے جہاں تک لی ایس ذی پی کا اختیار ہوتا ہے اس میں بعض ایکیمیں شامل ہوتی ہیں بعض شامل نہیں ہوتی ہیں ان کے ساتھ باقاعدہ نشان ہوتا ہے پتہ نہیں ہمارے مولانا صاحب کیوں پریشان ہیں یہ ہر حکومت کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اسی طرح اختر مینگل صاحب نے بھی بہت سی ایکیمیں کوپی ایس ذی پی سے نکلا اس سے پہلے جو حکومتیں وہ بھی ایسا کرتی تھیں۔ تو یہ صوبائی حکومت کا اختیار ہوتا ہے پروردگار ہوتا ہے وہ کسی بھی ایکیم کو اگر فذ نہ ملے پہنچنے ملے کم ہو جائیں۔

**عبدالریحیم خان مندوخیل :** جناب اختیار ہوتا ہے ابھی صدر کا پریمیم کو رٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اختیار ہے لیکن آپ اختیار کو <sup>Judiciously</sup> استعمال کریں گے۔ صوابدیدی اختیار ہوتا ہے لیکن جب یہاں باقاعدہ بجٹ میں منظورہ ہیما نہ چکھر میں منظورہ اس کے بعد جب آپ اس کو ختم کرتے ہیں تو اس کے معنی آپ امتیاز کرتے ہیں آپ فرق کرتے ہیں یہ نہیں ہوتا ہے کہ چونکہ آپ کو اختیار ہے تو آپ جو بھی کریں ہم آپ کے نوش میں لانا چاہتے ہیں آپ مہربانی کریں کہ اس طرح نہ کیا جائے اور جو پہلے سے ایکیم ہیں پر ایکلیش ہیں ان پر ایکلیش کو بحال کر کے ان پر خرچ کیا جائے یہ عوام کے مقاد میں ہے پر ایکلیش ہیں ان کی ایکیم ہیں اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو آپ یعنی غیر جمہوری عمل کریں گے۔ وزیر صاحب اس پر بات کرے۔

**جناب اپیکر :** مولانا صاحب آپ پھر دہرا دیجئے۔ دوبارہ۔

**مولانا امیر زمان سینئر مفسر :** جناب اپیکر جہاں تک یقین دہانی کا سوال ہے وہ میں نے کروادی کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے جیسا کہ خان صاحب نے کہا ہے۔ جہاں تک خان صاحب گورنمنٹ کے

حوالے سے بات کی ہے تو یہ گورنمنٹ کے اختیار ہیں لیکن چونکہ ہر حلقة ہر طبع جیسا کہ وہ گلستان سے تعلق رکھتے ہیں تو ہم نے سب کو ایک ساتھ رکھنا ہے تو لہذا جہاں بھی روڈ ہیں ایک ان کا مسئلہ نہیں ہے کوئی اسی بات نہیں ہے ان پر ہم نے کام تو کرنا ہے چاہے وہ حزب اختلاف کا حلقت ہے یا اقتدار والوں کا حلقت ہے جیسا کہ اختر صاحب نے کہا ایک لست ہے میں بھجوادونگا وہ بھی بھجوادیں۔

جناب اپسیکر: شکریہ۔ دوسرا۔ سوال۔ سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

### X ۲۳۔ سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔  
(الف) سال ۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی (A.D.P) کے تحت منظور شدہ کل کس قدر اسکیمات پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔

(ب) ٹکل درآمد شدہ اور جاری اسکیمات کا کل کتنا فیصد کام کامل یا زیر تجھیل ہے نیز ان اسکیمات پر عملدرآمد کروانے والے اداروں کی تفصیل بھی دی جائے۔  
وزیر منصوبہ بندی ترقیات:

سوال ہذا کا جواب ضریب ہے لہذا اسکلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائے کوئی ضمیم سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب جواب ناکمل ہے اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کی اسکیمات نہیں ہیں اس میں صرف چند ڈیپارٹمنٹ کی اسکیمات ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسر: کون سے مجھے کے نہیں ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: اس میں محدود تعلیم کے نہیں ہیں ایجوکیشن کے جو جوابات دئے گئے ہیں اس میں اسکیموں کی تعداد نہیں دی گئی ہے تفصیل نہیں دی گئی ہے ریز جو کیا گیا ہے وہ نہیں دیا گیا ہے۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسر: اب اپنا تھوڑا اس سوال پڑھ لیں سوال میں لکھا ہوا ہے کہ سال 1998-1999 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی کے تحت منظور شدہ کل کس قدر اسکیمات پر عمل درآمد

ہو چکا ہے وہ تفصیل ہم نے دی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: صفو نمبر اس پر آپ بیکھیں۔

مولانا امیر زمان سینیئر مفسر: اسکا ہم نے جواب دیا ہے اور اب میں جاری شدہ اسکیمات کا کام کرنے کی صد کامل یا زیر تحریکیں یہ ہم نے دیا ہے۔ نیز اسکیمات پر عمل درآمد کرنے والے اداروں کی تفصیل بھی دی جائے چاہے جہاں تک اسکیم کا نام ہے اس کی ایلوکیشن ہے یا اور کوئی ہے اسکا جواب آپ نے نہیں پوچھا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اگر سوال کے صفو نمبر دو پر دیکھا جائے آپ کی جو Adviser and Instructor basic training and examination system in Balochistan. اس میں آپ نے اسکیم کی لائست بھی دی ہیں مختص شدہ رقم دی ہے جاری شدہ رقم

ہے۔ (باہم گفتگو)

جناب اپیکر: اس میں ہے منظور شدہ کتنی اسکیمات ہیں اور لائست کتنی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: منظور شدہ اسکیمات کتنی ہیں اور اس میں مختص شدہ رقم کتنا ہے منظور شدہ اسکیمات کی تفصیل بھی جناب اپیکر مانگی ہے۔

جناب اپیکر: نہیں یہی مانگی ہے تفصیل نہیں مانگی ہے آپ نے کہا ہے کہ ADP کے تحت منظور شدہ کل اس قدر اسکیمات پر عمل درآمد ہو چکا ہے منظور شدہ ہے آپ نے نہیں کہا کہ کتنی منظور ہے آپ عمل درآمد پوچھ رہے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپیکر یہ پڑھے اس کا عمل درآمد شدہ اور جاری اسکیمات کل کتنا فصہ کام ہوا ہے۔

جناب اپیکر: کل کتنا فصہ کام ہوا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: کام کامل یا زیر تحریکیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر): وہ ہم نے دکھایا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: مگری ایندہ ڈبلیوکی لسٹ اس میں ہے نہیں اس میں میں نے آپ کو کہاں لیبر

کی بے ہیلتوں کی ہے سو شل ایکشن کی ہے۔

**مولانا امیر زمان (وزیر) :** میں آپ کو گن کے تاریخ ہوں پلیک ہیلتوں ہے ایجوبکشن ہے لائیواستاک سے اور ماہی گیری ہے پی۔ ایچ۔ ای ہے یہرے زراعت ہے حیوانات ہے میوبکشن سے فی اینڈ آرمجھے نظر نہیں آ رہا ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل :** ہی۔ اینڈ۔ ڈبلیونہیں ہے اس میں۔

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) :** وہ دے دیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل :** پی۔ اینڈ۔ آرنہیں ہے آپ کی اور ہی ڈی اے نہیں ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) :** پی۔ ڈی۔ اے ہے بلوچستان ڈیوبنٹ اتحادی ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل :** Q.D.A نہیں ہے کوئی ڈیوبنٹ اتحادی۔

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) :** جو مجھے ہیں وہ آپ کو دے دیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل :** اس کو ایسا کریں سب کو ملا کے سالیمنزی بھی پوچھنا ہے جواب ان کا مکمل نہیں ہے کیونکہ اگر آپ کی ایکمہات جو ہیں وہ تمیں جوں تک بھی مکمل نہیں ہے آپ کو جو نارگٹ ہے ان کی فیونیٹ کا وہ ہے Allocation جو کی گئی ہے وہ تمیں جوں تک ہے اگر میں غلط نہیں اس مسئلے میں تو اگلے سیشن میں اسکے تمام مکمل جوابات دیے جائے تو اس کے ملسلے میں ہم پھر سالیمنزی کریں گے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) :** گزارش یہ ہے کہ جہاں تک یہ سوال ہے اس سوال کے مطابق ہم نے دیے ہیں صرف مجھے اس کے نہیں ہے وہ دو مجھے کے ہم آپ کو دے دیں گے باقی وہ جو دوسرا سوال آپ کرتے ہیں اس کے مطابق پھر ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ دوبارہ سوال کر دے کہ وہ کس طرح کے سوالات ہیں۔

**جناب اپیکر :** آپ جو فرماتے ہیں وہ آپ کو دے دیں گے جناب اپیکر ایک دو مجھے باقی ہے ہم اسی سیشن میں دے دیں گے آپ کو۔

**سردار محمد اختر مینگل :** نہیں جناب اپیکر سوال دو قطعوں میں تو نہیں کیا جائے گا قطع وار تو سوال نہیں

کیا جائے گا جواب اس کا جب مکمل ہو گا تو اس وقت ہماراں پر سپہمنتری کر سس گے۔

جناب اپیکر: دیکھیں سوال یہ ہے کہ آپ کا سوال یوں بتاتے کہ منظور شدہ کل کس قدر اسیمات پر عمل درآمد بات تو یہ رہی تو آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بھائی وہ منظور تھی اس پر اتنا کام نہیں ہوا یہ کہہ کر پچھہ تو بات پنی ہے پھر حکمری۔ اینڈ۔ ڈبلیو بھی آتا ہے پنی میں۔

سردار محمد اختر مینگل: اچھا جناب اپیکر پھر میں ان میں سے سپہمنتری کر سکتا ہوں۔

جناب اپیکر: ہاں دیکھیں جو منظور شدہ ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: صفحہ تین پر آپ کے جوابات ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): کون سے ملکے کا۔

سردار محمد اختر مینگل: لیبرڈی پارٹی کا اس میں foreign component کیا ہے foreign aid programme component کیا ہے اس میں مجھے بتا سکیں گے ایکسیم کی لائست دی ہوئی ہے مختص شدہ رقم اور اجراء شدہ رقم اور جو مختص کی گئی ہے وہ جاری بھی ہو چکی ہے اس میں کیا یہ foreign aided amount اگر ہے تو اس میں foreign aided programme کتنا ہے۔

جناب اپیکر: کتنا ہے پیسہ foreign aids سے وہ کتنا پیسہ آیا ہے ادھر۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: یہ مرمت اور تبدیلی کا کام جائی ہے خریداری ندیہ مشینری اور اوزار خریدی جا چکی ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: مرمت کا کام نہیں اتنا بتادے کہ پیسے کا amount کتنا ہے اور اس میں سے کتنا خرچ کیا جا چکا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): یہ بہاں نہیں ہے میرے ساتھ یہ بتا دیں گے آپ کو ادھر نہیں ہے نہیں ذیفر کیوں کریں بعد میں بتا دیں گے۔

جناب اپیکر: بتا دیں گے چیزیں میں۔

سردار محمد اختر مینگل۔ وہ جناب آپ کو اکیلے ملنے کا شوق ہے ہمیں نہیں۔

جناب اپسیکر: شکریہ جی بہت اچھا جی۔

سردار محمد اختر مینگل: اچھا جناب اپسیکر ایک اور سلیمانی ہے۔

جناب اپسیکر: ہاں کریں جی۔

سردار محمد اختر مینگل: page 6 پر دیکھا جائیں۔

جناب اپسیکر: ملکہ کو نہیں ہے۔

سردار نہاد اختر مینگل: دسپارمنٹ اس کے لیے جو مختص کی گئی رقم ایک ملین تھی اور اس سے زیاد و خرچ کس طرح کی گئی ہیں 5 sorry ملین کیون خرچ کی گئی ہے پسی کی کی کی وجہ سے یا وہاں پر کیونکہ سال end کو آئے والا ہے یہ رقم خرچ کی گئی ہے وہ ہے 5 ملین اس کی وجہات بتائیں گے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) کس صفحہ کی آپ بات کر رہا ہے۔

جناب اپسیکر: لیبر کی صفحہ کی بات کر رہا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: یہ ہے Alteration Addition in women technical training centre Quetta

جناب اپسیکر: مولانا صاحب اس لیے آپ کو وقت ہو رہا ہے تمیں چار سوالوں کو اکھنا ہوا ہے نہ اس لیے سردار محمد اختر مینگل: مولانا صاحب تقسیم کردیں منزروں میں سوالات۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: میرے ساتھ جو تفصیل ہے۔

جناب اپسیکر: ملکہ لیبر۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: سوال اختر جان کے ہے ملکہ ہے لیبر جواب امیر زمان نے دیتا ہے اور ملکہ فتح جہانی کا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: پلانگ ایڈڈی ڈیو پرمنٹ آپ کے پاس ہے سینئر وزیر ہے ما شاء اللہ۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): بھائی سینئر وزیر آپ کے بھی دور میں میں تھا وہ جو صفحہ ہے وہ نظر

نہیں آرہا ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** نہیں جواب کا صفحہ موجود ہے ان کے پاس سپلائمنٹری کے جواب صفحہ نمبر ۲  
دیکھیں مولا نا صاحب۔

**جناب اپسیکر:** وہ سب ۸۔ ۹ سوال اکھٹے ہو گئے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** اسکو سر آپ کسی اور دن کے لیے ڈیفر کرویں یا بعد میں ایڈر آف دی  
اپوزیشن سے اس میں اتنا وقت لگانے کی کیا ضرورت ہے یا جیبر میں بات کر لے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** نہیں نہیں جناب اپسیکر جیبر کی نہیں ہے اگر وہ ڈیفر کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس  
کے ساتھ اگری کرتے ہے لقایہ جوابات آ جائیں۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** نہیں ڈیفر نہیں کرنا ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب اپسیکر نامض اکتوبر ہو رہا ہے اتنا بڑا باؤس اس کا انتظام کر رہا ہے ایک  
طریقہ کار ہونا ہے کاغذات ادھرا دھرم۔۔۔۔۔

**سردار محمد اختر مینگل:** ملک صاحب چار میئنے لندن میں نامض اکتوبر نہیں ہوا۔

**جناب اپسیکر:** وہ مل گیا تھی ان کو۔

**سردار محمد اختر مینگل:** مل گیا شکر ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** نہیں جناب اپسیکر ابھی تک نہیں ملا ہے۔

**سردار محمد مینگل:** مولوی صاحب جماعت کا وقت ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** اختر جان آپ نے سوال ایسا کیا ہے ڈھونڈ لے ہم جواب یہ تو جواب  
تمکمل ہے جناب اختر جان اس اسکیم کی مد میں پانچ میں کا اجر کیا گیا ہیں اور کام کمکل کیا جا چکا ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب اپسیکر point of order کوئی بھی پکڑ رہی یا کوئی بھی آدمی  
باہر آ کر کے اس باؤس میں کسی کو چوت دینا یا سمجھانا یا سبکی کے احتراق کے خلاف ہے۔

**جناب اپسیکر:** کون آیا جی نہیں نہیں یہ تو یہاں کار پورز بیٹھا ہوا ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب اپنیکر اس سے آپ کے اسمبلی کا استحقاق م Jordع ہوا ہے ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے۔

**جناب اپنیکر:** میں آپ کی بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن یہ بندہ اسمبلی کا پورٹر بھی ہوا ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** آپ اسمبلی کو ایسا بھی نہ چلائے کہ کوئی باہر سے آ کے چٹ دے دیں۔

**جناب اپنیکر:** میں آپ کی بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن یہ بندہ اسمبلی کے در پورٹر ہے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** نہیں یہ غلط ہے اور اسمبلی کے استحقاق کے خلاف ہے اور یہ غلط کام ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر):** اختر جان اس میں اس اسکیم کی مد میں پانچ ملین روپے کا اجراء کیا گی اور کام تکمیل کیا جا چکا ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** عمارت یہ پانچ ملین

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** ہاں کام تکمیل کیا جا چکا ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** صرف پانچ لاکھ روپے دیا جا چکا ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** کام تکمیل کیا جا چکا ہے آپ پڑھیں۔ کم پیسے میں تکمیل کام ہو گیا ہے۔

**میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر):** جناب انہوں نے اسیست کو روانیز کیا ہے پہلے ہیں لاکھ کا تھا بعد میں اسیست روانیز کر کے پانچ لاکھ بناریا دیا گیا۔

**جناب اپنیکر:** آپ کی کرسی وہ ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب ان کی کرسی ہر دور میں بدلتی رہتی ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر مفسر:** جناب گزارش یہ ہے کہ پانچ لاکھ میں کام تکمیل ہو چکا ہے کام تکمیل ہے

تو اس کا مطلب ہے کام کم پیسوں میں تکمیل ہے۔ یہ تو فائق صاحب کا کمال ہے۔

**میر عبدالکریم نوشیر وانی (وزیر):** جناب اس کا اسیست کو روانیز کیا ہے اور میں لاکھ کو پانچ لاکھ تک لایا ہے۔

**جناب اپنیکر:** آپ تشریف رکھیں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب ایک اور سپاہی منزی اس صفحہ پر ہے کہ میکنیکل سینٹر پہنچ کر بیس ملین کا اس کا ایلوکیشن تھا اس میں چار ملین دیا گیا ہے کیا انہی پیسوں میں کام مکمل ہو چکا ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** اس میں لکھا ہوا ہے کہ اس اسکیم کی مد میں پانچ سو میلین روپے کی اجراء کی منظوری ہو چکی ہے پھر فناں سے رقم کی ادائیگی کا انتظار ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** یہ کیوں نہیں فناں سے ادائیں کی گئی یہی تو میں پوچھ رہا ہوں۔ آجھی اسکیمات میں آپ نے سونی صدر رقم ریلیز کر دی گئی ہے۔

**مولانا امیر زمان سینئر مفسر:** کیونکہ فناں کے پاس پیے ہے اس میں یہ بھی ہے کہ یہ پیسے اس کے ساتھ نہیں ہے میکنیکل ریلینگ سٹرکٹ کے لئے جو پیسے ریلیز نہیں کئے اس لئے نہیں کئے کہ فناں والے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہے اس لئے ہم نے ریلیز نہیں کیا ہے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** یہی تو پوچھ رہا ہوں کہ بعض ایسی اسکیمات ہیں جن کے لئے الوکیشن کی گئی تھی ان کے لئے سونی صدر میز ہو چکی ہیں۔

**مولانا امیر زمان سینئر مفسر:** صحیح ہے وہ کام مکمل ہونے والا تھا تو ہم نے کہا زیادہ پیسے دے دو۔ تاکہ کام مکمل ہو جائے جب ایک کام زیادہ ہے اس کے لئے الوکیشن کی جائے تو کام مکمل نہیں ہو سکتا ہے اس لئے ریلیز نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔ Leave it now. it is question.

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب ایک اور ضمنی سوال مایہ گیری کے حوالے سے ہے جس میں مایہ گیروں کو فیکفری میں جال جو مہا کئے جائیں گے ایک اسکیم تھی جو کہ پی ایس ڈی پی کے صفحہ پر ہے مایہ گیروں کو فیکفری سے بچنے ہوئے جال مہا کئے جائیں گے آئیکم نمبر پندرہ پر ہے۔ گودار میں ریلیز نہیں ہوئے۔

**مولانا امیر زمان سینئر مفسر:** یہ مجھے یاد پڑتا ہے جب Excess Surrender کی جب میٹنگ ہو رہی تھی مایہ گیروں نے کہا تھا یہ پیسے کم ہیں یعنی زیادہ دیا پیسے دئے جائیں تو اس سال ہم نے اس کے لئے پیسے زیادہ رکھے ہیں اس نے کہا تھا کہ اس پیسے میں ہم نہیں خرید سکتے ہیں اگر آئندہ والی پی

اس کی بی دلکھیں تو اس کے لئے زیادہ میسے ہو گے۔ پچھلے سال انہوں نے کام نہیں کیا کہ پیے کم سے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** انسیت فر کا سرت جناب دل میں کی بے الکشن تین میں ہے اور یہ تین میں بھی ریز نہیں کئے گئے ہیں۔

**مولانا امیر زمان سینٹر منظر:** نہیں کیا ہے جو مجھے یاد پڑتا ہے Excess surrender کے حوالے سے جو مجھے یاد پڑتا ہے اس کے سکریٹری نے کہا تھا اس کے لئے پیے کم ہیں ماہی گیری، بہت بے بلدا آئندہ سال پیے نہیں زیادہ دیا جائے تو آئندہ سال ہم اس پر کام کروادیں گے۔ اس سال الکشن زیادہ رکھی ہے۔

**جناب اپیکر:** وقف سوالات ختم ہوا۔ سکریٹری صاحب اگر رخصت کی کوئی درخواست ہو تو پڑھ لیں۔

### رخصت کی درخواستیں

**اختر حسین خان سکریٹری اسٹبلی:** نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب نے موجودہ تمام اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی۔)

**سکریٹری اسٹبلی:** میرا سرار اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے ایک عزیز کے انتقال کی وجہ سے آج سے تین دن تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

**جناب اپیکر:** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ (رخصت منظور کی گئی۔)

**سید احسان شاہ وزیر حرا نہ:** پاکست آف آرڈر۔ جناب آج کے اجنبذے میں جو ایک فائز بل شامل ہے وہ ہم نے فیصلہ کیا ہے اس کو واپس لے لیتے ہیں اس مسئلے میں لیز بھی پہنچ گیا ہے اس کو بعدہ ہم ترمیم کیا تھا جیس کریں گے۔

**جناب اپیکر:** اس کا آپ کا لیز آپ کا ہے۔ شکریہ ہو گیا۔ آج بجٹ کی تقاریر ہیں اس کے لئے میں نلوں دینا ہوں سردار محمد اختر مینگل کو وہ بجٹ پر جموئی بجٹ کریں۔

## سالانہ میزانیہ 2000 - 1999 پر عام بحث

**سردار محمد اختر مینگل:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب شکریہ آج جو بحث 2000-1999 پیش کیا گیا ہے اس پر عام بحث کے لئے آپ نے ہمیں اجازت دی ہے جناب اپنیکر سب سے پہلے تو میں سپلائمنٹری بحث میں اس کا ذکر کرچا تھا اور سبکی میں اس کا ذکر کروں گا بلوچستان کی حکومتوں کی روایت رہی ہے کہ جب پی ایس ڈی پی منت ہے یا پی ایس ڈی پی کوڈ مسکس کرنے کے لئے حکومت اور اپوزیشن پنجوں کا مشترکہ اجلاس بلا یا جاتا تھا اس میں چاہے اپوزیشن کے اسکیمات کو شامل نہ کیا جاتا تھا لیکن ان کو اعتماد میں لیتے ہوئے کہ فیڈ رل گورنمنٹ سے ہمیں کتنے پیسے ملنے تھے اس کے بر عکس ہمارے نان ڈولپمنٹ کے کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور ڈولپمنٹ کے کتنے اخراجات ہوتے ہیں ایک روایت رہی ہے جو گزشتہ سالوں سے روایت رہی ہے لیکن موجودہ حکومت شاید اپنی نئی روایتیں قائم کرنا چاہتی ہیں اور اس نے بغیر اپوزیشن تو کیا اپنے ناتھیوں جو وزیری پنجوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اعتماد میں لئے بغیر پی ایس ڈی پی اور ایک بحث پیش کیا جس پر بارے خیال میں اس وقت کی بینت کے مبروں نے بھی اعتراض کیا اب اگر ان کے اعتراضات میں کچھ فرق آ گیا ہے میں اس کی بات نہیں کروں گا لیکن اس پر پہلے اعتراض کئے گئے جلد بازی میں میں سمجھتا ہوں یہ بحث بنایا گیا ہے پی ایس ڈی پی بنائی گئی ہے جناب اپنیکر میں تھوڑا 1998-99 کے بحث میں گزارش کرنا چاہوں گا جاری اسکیمات 99-1998 کی جاریہ اسیموں کے لئے جو حکومت بلوچستان کی طرف سے رقم رکھی ہے تھی 905.88 ملین تھی Foreign added programme جاری اسکیمات کے لئے 1481 ملین تھا نوٹل جاری اسکیمات کے لئے فارن ایڈ پروگرام میں حکومت بلوچستان کا cash component تھا 20086 ملین تھا تقریباً جاری اسکیمات اس وقت ایک سو اسکیتھیں سیف پروگرام کے علاوہ ہے سیپ میں آپ کا ایک بیکش ہے بیلٹھے ہے پلک بیلٹھے ہے اس میں گورنمنٹ آف بلوچستان کے 509 ملین تھے اس میں فارن ایڈ پروگرام تھا 100787 ملین جس کا نوٹل بتا تھا 200286 ملین جو سیپ کی اسکیمات تھیں اس کی تعداد 58 تھی جاری اسکیمات اور پی ایس ڈی پی اس میں نوٹل جو تھا چار بڑا چھوٹا اسی میں کے قریب تھا اسی میں کے

قریب تھا اسی سال نئی اسکیمات کے لئے جو پی ایس ڈی پی کے حکومت بلوچستان کے پانچ سو نو میلین فارن ایڈڈ پروگرام کے۔

**نواب ذولفقار علی مگسی:** جناب پرست آف آرور۔ جناب حزب اختلاف سے بہت تقریر ہو رہی ہے اور Finance Minister is not available the people are interested in it..

**جناب اپنیکر:** it is realy fact. He should be present.  
**سردار محمد اختر مینگل:** جناب میں نواب صاحب کا شکر گزار ہوں انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے اپنی فریزیری پختگی خامیاں ہاؤس میں ظاہر کر دیں بدستحق یہ ہے کہ جب بجٹ پاس کیا جاتا ہے وہاں پر سب فریزیری پختگی موجود ہوتے ہیں اور جس دن بجٹ پیش کیا جاتا ہے اس دن فریزیری پختگی موجود ہیں وہ نہیں دیکھتے ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے کیا تجویز دی جاتی ہیں اور کیا اعتراضات کے جاتے ہیں جموقی طور پر اپوزیشن جوان کی خامیاں بیان کرتی ہیں جو حکومت نئی پر میخنتے والے گوارانیں کر سکتے ہیں بجٹ کی تعریفیں تو اس طرح سے زیادہ ہوتی ہیں یہاں سے اعتراضات اپوزیشن کے چند لوگ ہی کریں۔ تعریفیں آخڑی دن انشاء اللہ زیادہ کی جائیں گی۔ پی ایس ڈی پی میں جو نئی اسکیمات 99-1998 میں تھیں۔

گورنمنٹ آف بلوچستان کی پانچ سو نو میلین ایف بی اے کی تقریر بنا سو میلین فیل چھ سو دس نئی اکاٹی اسکیمات کے لئے تھیں Sap کی اور حکومت بلوچستان کی اسکیمات میں ملا کر ایک سو چھٹیں میلین تھیں جو سڑواں اسکیمات میں سیپ کی شامل تھیں نئی جاری اسکیمات جو تھیں سات سو چھٹیں میلین تھیں اور نوٹل اٹھانوے نئی اسکیمات تھیں تمام جاری اور نئی سیپ اسکیمات کا جائزہ ہیں تو یہ دو سوتا ایسی اسکیمات تھیں اور ان کے لئے جو رقم رکھی گئی تھی پرانی اسکیمات جن کا ہم نے سوالات میں کافی دفعہ ذکر کیا ہے اس وقت کی رکھی گئی اسکیمات جو موافق تو معیرت کی اسکیمات تھیں اسی فرد واحد کی کسی شخص کی ذاتی اسکیمات نہیں تھیں ہر مرہ بنے دی جائے اس کا تعلق اب

اپوزیشن سے ہے یا اس وقت حکومتی پختگی سے تھا انہوں نے اپنے حلقوں کی ترقی کے لئے عموم کی فلاں و بہبود کے لئے عموم کی بہتر سہولت کے لئے وہ اسکیمات دی گئی تھیں میکن وہ اسکیمات کاٹ کر ان کی جگہ نئی اسکیمات رکھ دی گئی ہیں جناب اپیکر موجودہ فریڈریک پختگی پر مبنی ہوئے وزراء کی recommendation پر یامنزوں کے حلقوں میں رکھی گئی ہیں جناب اپیکر موجودہ بحث جو وزیر خزانہ نے پیش کی شروع سے لے کر آٹھ تک اس بحث کی اتنی تعریضیں کی گئی ہیں جو اسے خیال میں گزشتہ سال بھی میکن فناں منسٹھے انہوں نے یہ بحث پیش کیا تھا لیکن اس کے مقابلے میں موجودہ بحث کی اتنی تعریضیں کی گئیں جس کی مثال نہیں ملتی اس کی ایک خامی تک میان جیس کی گئی فیڈرل گورنمنٹ کے کوتا ہیوں اور ناروا اسلوک کو اس خلوص میں بھرے ہوئے رومال میں پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ان پر مشکل نہ کرے۔ موجودہ جو بحث پیش کیا گیا ہے میں اس کو فراہیکا کا بجٹ کہوں گا جناب اپیکر وہ تین حصوں میں ہا ہو اے اور اپنے کاچیف منسٹھ۔ فخری اینڈ ذی۔ فناں منسٹر اور اس میں جو اسکیمات دی گئی ہیں وہ بھی تین ڈویژنوں کی میں۔ اور الائی۔ نصیر آباد کر ان۔ کیونکہ فرنٹ رو پر مبنی ہوئے با اختصار ہیں پی اینڈ ذی نے کاغذ اس کو بھیجا اور چیف منسٹر نے اس کو منظور کر لیا۔ فائل اپرووں بھی چیف منسٹر نے دیا اس کے علاوہ کسی ایک آدھا اور منسٹر کو خوش رکھنے کے لئے ایک آدھا اسکیم رکھی گئی ہو گی اس کا اس میں کم ہی ذکر ہو لیکن زیادہ تر اسکیمات کا ذکر ان تین فراہیکے درمیان تقسیم کیا گیا ہے بلوچستان کا موجودہ بجٹ جو ہے ان تین با اختصار بلوچستان حکومت کے لوگوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ہے کیا بلوچستان صرف ان تین ڈویژنوں تک محدود ہے کیا بلوچستان میں زیادہ تر پسند ہے یہی تین ڈویژن ہیں کیوں دیگر ڈویژنوں کو اضافہ کو نظر انداز کیا گیا ہے یا ایک سوال بتا بے کیا اور اعلیٰ صرف نصیر آباد کی وزیر اعلیٰ ہیں کیا فخری اینڈ ذی صرف اور الائی کے منسٹر ہیں کیا فخری فناں صرف تربیت کے منسٹر ہیں نہیں چاہتے کوئی بھی وزیر ہو یا کوئی بھی ایم پی اے ہو جب وہ اس ایوان میں آتا ہے یا کیہنے میں آتا ہے تو وہ صرف یہ اپنے حلقوں کا وزیر نہیں ہے کوئی ایم پی اے وہ نمائندگی پر اے بلوچستان کی کرتا ہے بلوچستان کے اندر ہو یا باہر کے مسائل ہوں بد قسمی یہاں پر یہ رہی ہے کہ یہاں کے ایم پی اے میں معدالت کے ساتھ کبوٹوں کا کہ ان کی سوچ کا دائرہ اپنے حلقوں تک ہے یہاں کی منسٹروں کی ترقی کا

دارودار ان کی سوچ اپنے حلقوں تک محدود ہے اپنے دوسروں کو خوش کرنا اپنے دوست مینک میں اضافہ کرنے کے لئے وہ دن رات اس کوشش میں لگے رہے ہیں بلوچستان کی کسی کی پرواہی نہیں ہے اس بجت سے صاف ظاہر ہوتا ہے جناب اپنیکر موجودہ پی ایس ذی پی کا ذکر بسم اللہ خان کے ہی مجھے سے ہی کرتا ہوں ہے چارہ بسم اللہ خان کو تو مجھے داد دینا ہی ہو گی جس جرات کا وہ مظاہرہ کر رہے ہیں مسلم لیگ کی حکومت ہوتے ہوئے اس کے چیزیں پرمن کو پانچ سال قید اس کے شوہر کو پانچ سال قید زبان تک کاث دنی گئی گذشت کاث دیا گیا نہ جائے آگے کیا کیا کانے گئے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے مگر مجھے داد دینا پڑے گی بسم اللہ کی اس جرات کو کہا بھی نہ کہ وہ اپنے اس وعدے پر قائم ہیں اور موجودہ حکومت سے ملے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جان جائے پچن نہ جائے مسلم لیگ کی حکومت سے اتنے جڑے ہوئے ہیں میرے خیال میں اُرکسی کو نشان جرأت دیا جائے تو وہ ہماری طرف سے رکنڈیشن ہو گی بسم اللہ خان کا کڑ کو دیا جائے۔ (مباحثت)

اب میں اس مجھے کی طرف آؤں گا موجودہ پی ایس ذی پی کے صفحہ نمبر 48 پر ملاحظہ فرمایا جائے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے ٹرائیکا جو جو یہاں روانج رہا ہے اسکیمات نتی ہوں یا جاری ہوں یا ذی اے کی جو اسکیمات ہیں اور الائی نو سنخادی روڈ درگ نو تو نس روڈ۔ موی خیل۔ زیارت سنخادی روڈ۔ زیارت اور الائی شرین جو گھر تی نور خان یا رروڈ قلعہ سیف اللہ مزہنگی روڈ کی کنسٹرکشن آف اور الائی ماڑہ مگنی روڈ اور الائی کنسٹرکشن آف شنگل روڈ موی خیل سے حاجوری اور الائی شنگل روڈ مختصر نالی سے این اچھے اے اور الائی کنسٹرکشن آف شنگل روڈ یوری سے این اچھے اے اور الائی کنسٹرکشن آف روڈ بازمحمد قلعہ عبداللہ۔ مرغہ کبزی سے مختصر روڈ اور الائی بلاںک ناپنگ سکیماں میر علی خیل روڈ ٹروب۔ اور الائی مرغہ کبزی موی خیل۔ کنکری پنک بکھو شنگل روڈ اور الائی قلعہ سیف اللہ سے ہادیتی روڈ۔ ان نواسکیم میں پچاس فی صد خرچ ہے۔ اب گراڈنڈ اثر اسکیمات سو نیوب ولی بی ذی اے لگائے گا اس کے دس میں الوکیشن ہے اس کی نوٹل کا سٹ ستانوے میں ہے کہاں دئے جائیں گے اس کا کوئی پتہ نہیں ہے اس کی تقسیم کا طریقہ کیا رکھا گیا ہے یہ بھی پتہ نہیں ہے اور جن اسکیمات کی نشاندہی کی گئی ہے اس کو سوائے ایک ضلع یا صرف ایک ڈویژن میں لاتے ہوئے انہوں نے اس کی زحمت گوارہ نہیں کی ہے اور جو بلاک الوکیشن میں دیا ہے وہ بھی وزرا کی مرضی پر ہو گا

جباں مشرچا ہیں یا مشردوں میں تقسیم کئے جائیں گے یا ان کے اہل ارباب میں تقسیم کئے جائیں گے نہیں  
بورو ملین ان کی الکیشن ہے اتنی بڑی امانت نہیں ہے اس کے لئے دو ملین ہی دئے گئے کیونکہ وزیر خزانہ کا  
اپنا حقہ ہے اس میں سختے نیوب دلیل نہیں گے چار۔ مشکل سے تمدن وہ کس علاقے کو دئے جائیں گے کہ  
لوگوں کو فائدہ ہو گا وہ وزیر کے اپنے باغات میں لگائے جائیں گے یا اس کے رشتہداروں کے باشندوں کے  
کے تحت لگائے جائیں گے چار نیوب دلیل کی کاست جو بی ذی اے لے رہی ہے وہ سات لاکھ سے کم نہیں  
ہے اس سے دو نیوب دلیل آئیں گے اور دوسرا بی ذی اے دوسوفٹ تک بور کر کے چھوڑ دے گا پہنچ  
مشین کی تعصیب اس کے لئے الکیشن موی خیل 3.5 ملین الکیشن ہے جناب ایسکر اس طرح کی دو  
اسکیمات ہیں اس کی الکیشن کا اندازہ کریں جو موی خیل کے لئے دی گئی ہیں وہ چھ ملین ہے اور خضدار کے  
لئے جو 4.8 ملین ہے اس حال جو الکیشن رکھی گئی ہے وہ 5.5 ملین اور خضدار کے لئے پواخت سات ملین  
ہے اور اس سلسلے میں جوان علاقوں میں بور لگائے گئے ہیں ان پر پہنچانے کے لئے 3.5 ملین رکھے گئے  
ہیں ایک بی طرز کی اسکیمات ہیں کوئی فرق نہیں ہے جو گراڈنڈ واٹ کے سلسلے میں خضدار میں اسکیمات رکھی  
گئی تھیں وہی موی خیل میں ہے یہاں پر کیا الکیشن ہے اور وہاں پر کیا الکیشن ہے اس کے علاوہ یہ ترجیح دی  
گئی ہے کہ پہنچ مشتری کی تعصیب موی خیل میں ہو گی کیوں یہ خضدار میں نہیں دی گئی ہے؟ محمد پلک  
ہیلتھ انجینئرنگ میں وزیر خزانہ نے کہا تھا نہ آئندہ پلک ہیلتھ میں کوئی نئی اسکیمات نہیں رکھی جائیں گی وہ  
مجھ سے اب بھی اتفاق کریں گے لیکن وزیر موصوف اپنے پی ذی ایس پی کا بغور مطالعہ کریں صفحہ 69 پر ہے  
بیان میں ہے اس میں صاحت نہیں ہے جوئی اسکیمات ہیں ان کو غور سے دیکھا جائے تو تم اسکیمات ہیں  
provision of three hundred desel pump in hard rural area of -  
Balochistan where Panjgoor--- provision of two water bowzer  
محیک ہے کہ مدت میں پانی کی ضرورت ہے کیا یہ ضرورت  
Construction of two hundred with traktor for kumat Town.  
صرف وہاں پر ہے کوئی دوسرے بارہ ایریا نہیں ہے  
water talab in hard rural area of Balochistan where it is

Panjgoor. یہ وزیر ہیں اس نے وہاں ان کی طرف سے اسکیمات آئیں کیوں کہ وہ وزیر صاحب اپنے  
حلقے تک محدود ہے۔

**نواب ذوالفقار علی مگسی:** Mr. Speaker you are listening this budget. اس مرحلے پر نواب ذوالفقار علی مگسی<sup>م</sup> This is fact i walk out fom the assembly.  
واک آؤٹ کر گئے۔ (ڈیک بجائے گئے۔)

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** یہ بجٹ اس طرح کا بنایا گیا ہے ان کو حق ہے بات کرنے کا اپوزیشن کی  
بات بھی صحیح ہے۔

**سید احسان شاہ:** اتنے واڑ سپالی یا وادی پانچ اس میں محدود کے لئے نہیں لکھا ہوا ہے یہ تمام صوبے کی  
اسکیمات ہیں محدود اس میں شامل ہے وڈھ شامل ہے اور الائی شامل ہے یہ ایک صوبے کی اسکیم نہیں ہے  
صرف محدود نہیں لکھا ہوا ہے۔

**جناب اپنکیر:** بجٹ تقریر میں سب کچھ کہا جاتا ہے آپ بعد میں جواب دے سکتے ہیں۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب ان کو حق ہے بعد میں جواب دے دیں صبر کریں جناب حب واڑ  
سپالی اسکیم ہے جو گیارہ کروڑ کی لاگت سے تعمیر ہو رہی ہے اسکیں دریخ پلس حب کی واڑ سپالی اسکیم ہے  
آج تک قلع کا شکار یوں ہنا ہوا ہے جب اتنا بڑا شہر کراچی کے قریب ہے اور تمام آبادی حب کی طرف  
 منتقل ہو رہی ہے ٹول سرمایہ آپ کا جب سے آ رہا ہے آج تک وہاں پہنچنے کے پانی کی سہولت نہیں دی گئی  
ہے وہ گیارہ کروڑ کی اسکیم کیوں قلع کا شکار ہے اس کے وجوہات میں آ گئے بتاؤں گا۔

**خاران واڑ سپالی اسکیم:** خاران کے نمائندے موجود نہیں خاران کی واڑ سپالی اسکیم میں غیر معیاری  
پائیپ استعمال کئے گئے ہیں جو ایران سے سمجھ کر کے لائے گئے تھیں داروں اور افسروں کی لی بجٹ سے  
لائے گئے ہیں جس پر ولہ بنک نے بھی اعتراض کیا ہے۔ جس کا اس علاقے سے تعلق رکھنے والے ایم پی  
اے نے بھی اعتراض کیا ہے ان کے اعتراضات جو آج پی اینڈ ذی کے سوالات لائے گئے ہمارے وزیر  
فنسٹ کے اس بیان کو جو یہاں انہوں نے تقریر کی ہے وہی اس کو رد کرنی ہے اس میں بھی لکھا ہے کہ 67 فنی

صد کام مکمل ہو چکا ہے لیکن مشر فافس کہتے ہیں کہ سونی صد کام مکمل ہو چکا ہے لیکن درلڈ پیک کے اعتراضات پیک ایلاتھ کی وجہ سے آپ کا چھ ملین ذار جنوے کروڑ بتاتے وہ انہوں نے پھر اپنا واپس کر دیا ہے وہ فافس نہیں کرنا چاہتے ہیں یا انہی وجہات کی بنا پر ہے کہ کچھوا افریقائی اسکیمات تعطل کا شکار ہیں کچھوا افریقائی جوان کا سینزد روز کو ارمٹ ہے وہ میزرن اس میں استعمال نہیں ہوا ہے کچھ آپ کی افریقائی گوارنونکنڈی جس کا ذکر فافس مشر نے کیا ہے یہی افریقائی جس کو فافس درلڈ بیک کر رہا تھا انہوں نے ڈر اپ کر دیا ہے انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم ان اسکیمات کو فافس نہیں کریں گے کیونکہ جو بچھلی اسکیمات ہیں ان پر کام صحیح نہیں ہو رہا ہے۔ جناب اپیکر میں اب روڈسیکٹر کی طرف آؤں گا روڈسیکٹر میں نئی اسکیمات کے لئے تقریباً ایک سواہادوں میں رکھے گئے ہیں ان میں ایک اسکیم جس میں بلاک الوکشن روڈ بارہ کروڑ کی رقم رکھی گئی ہے وضاحت کچھ نہیں ہے اس میں کہاں خرچ کئے گئے ہیں ظاہر ہے جو ہمارے سنتے میں آیا ہے موجودہ حکومت کا جو طرز ہے یہ پھر مشروں میں تقسیم کی جائیں گئی بارہ کروڑ۔ اس بارہ کروڑ سے کتنی سرمه کیس یہ ایک سال آتا ہے آج کل جو بلکہ اپ کی کاست فی میل آری ہے وہ پچاس لاکھ کم نہیں ہے۔ فارن کمپنیاں توڈیز ہ کروڑ لیتی ہیں لیکن لوکل جو محکیک دار ہیں وہ چالیس پچاس لاکھ میں ایک سڑک بناتی ہیں اس کا اگر جناب اپیکر تقسیم کیا جائے تو مشکل یہ آپ کا چالیس نہیں صرف تمیں کلو میٹر کو اگر مشروں میں تقسیم کیا جائے ایک کلو میٹر یا ڈریٹ کلو میٹر ایک مشر کے کھاتے ہیں آئے گا وہ ایک یا ڈریٹ کلو میٹر کس ہماری ضرورت کے کام آئے گا کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ یہ بارہ کروڑ کسی ایک اہم روڈ کے لئے منقص کے جاتے تو جس سے شاید کوئی ضروریات پوری مکتی تھیں ایک ملاٹے کو دوسرا ملاٹے سے ملانے کے لئے یہ ضرورت پوری ہو سکتی تھی لیکن چہ ہے جس طرح نوکریاں تقسیم کی جاتی ہیں اس حکومت میں انہیں وہ کی پوچھیں جس طرح تقسیم کی گئی ہیں نیچروں کی پوچھیں جس طرح تقسیم کی گئی ہیں یہ روڈسیکٹر بھی اس طرح تقسیم کیا جائے گا اور مشریعات کا حلقة کا آدمی ایک کلو میٹر روڈ کی پیٹی ماتحت میں لئے ہوئے گھر بآہو گا۔ جاری اسکیمات کے لئے الوکشن ایک لاکھ بے کسی اسکیم کے لئے الوکشن دو لاکھ بے کسی اسکیم کے لئے جزو را دریں ان کے لئے دس سے پندرہ لاکھ روپے تک رکھے گئے ہیں کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ اس تمام اماؤنٹ کو کچھ ایسے روڈوں پر لگایا جاتا جس کا

سوئی صد کام مکمل ہوتا اور اس سے صوبے کی ضرورت میں پوری ہوتیں اور صوبے کے دو دراز علاقوں جو پسندیدگی کا شکار ہیں ان میں سے کم سے کم یہ احساس پیدا ہوتا کہ ہم بھی اس صوبے کا حصہ ہیں دوسری بات جو ہماری فناں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم اینڈ ڈبلیو کے گینگ اتنے زیادہ ہیں ان کو ہم فارغ کر کے کسی سرپلس پول میں ایڈ جسٹ کیا جائے گا جناب اپنیکر سب سے پہلے تو میں نہر کی اس پریس کانفرنس کا حوالہ دوں گا جس میں کرنٹ ایکسپریس ڈیج کر کیا گیا ہے اسی اینڈ ڈبلیو کے سلسلے میں بجٹ ہے 99-1998 100131 ویائز اسٹیٹ 99-1998 1998-1999 9090 میں ہے بجٹ اسٹیٹ 2000-2000 1999 جو ہے 1258 میں۔ اگر اس میں دس فی صد کٹ لگا کر بھی 1132 میں جناب کرو یا گیا ہے جہاں تک وزیر صاحب نے کہا ہے کہ وہ تان ڈی پیمنٹ میں کٹ لگا رہے ہیں جو سرپلس ہیں گینگ ان کو دوسرے ٹھکے میں کھپایا جائے گا اس کی تفصیل میں بعد میں آتا ہوں جب وہ یہ اقدامات کر رہے ہیں تو پھر ہم اینڈ ڈبلیو کی الوکیشن کو بڑھانے کا فائدہ کیا ہے جہاں تک 99-1998 کا روایائز اسٹیٹ ہے وہ ہے 990 میں ہے اور اب اس پر کٹ لگا کر بھی گیا رہ سو یہیں پر آ رہے ہیں جہاں تک سرپلس پول کا اعلان ہے پہلے میں فناں نہر سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ آپ کے سرپلس پول میں پہلے سے لوگ ہیں یا اس میں تقریباً چار سو پندرہ کے قریب ہیں زراعت میں دو ہزار سات سو ستر ہیں دوسرے تکمیلوں میں سرپلس تین سو کے قریب ہیں تقریباً انوٹ ملا کر ساز ہے تین بزار کے قریب ملاز میں پہلے سے سرپلس ہیں تو پہلے جو سرپلس پول میں ہیں ان کو کہیں کھپایا ہے پہلے سرپلس پول میں زیادہ ہیں ان کو اب کہاں کھائیں گے انہی ڈپارٹمنٹ میں روزانہ رواہو تے ہیں کہ ان کو ایڈ جسٹ کیا جائے کرنٹ ایکسپریس ڈیج کے حوالے سے جناب یہ ہے پہلک ہیلٹھ کے سلسلے میں فناں نہر کے اسٹیٹ ناہ 99-1998 کے بجٹ میں 399 میں رکھا گیا تھا راویائز اسٹیٹ 445 میں رکھا گیا اس سال جو ہے 2000-1999 جو ہے دس فی صد کٹ کے بعد یہ اگر بتا ہے 511 میں اگر بتا ہے نئی اسکیمات دے نہیں رہے ہیں کیونکہ یہ زر و ائر سپلانی لوگوں کے حوالے کی جا رہی ہیں پھر اتنا بڑا خرچ رکھنے کی ضرورت کیا ہے ہیلٹھ ڈپارٹمنٹ میں جن اسکیمات کا ہمارے وزیر خزانہ نے ذکر کیا ہے یکانڈ فیملی ہیلتھ پر اجیکٹ آنچ سال کا یہ پر جیکٹ ہے جو موجودہ حکومت شاید اپنے

کھاتے میں ڈال رہی ہے پاکستان بھلتو کیر یونڈ و پیمنٹ پر اجیکٹ۔ یہ بھی موجود حکومت کی کارستی نہیں ہے یہ یہاں کا تین سال پر ان پر اجیکٹ ہے یہ چلا آرہا ہے اس کا اب ذکر کیا گیا ہے لیں بھلتو پر اجیکٹ پروگرام۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) : پاکت آف آرڈر جنپ اپسیکر  
جنپ اپسیکر : پاکت آف آرڈر جنپ -

**مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)**: میں محترم سے ایک یہ وضاحت بھی چاہتا ہوں کہ وہ جوان ہوں نے گراونڈ اور روڈ کے جوڑ کرنے ہیں وہ بھی گذشتہ حکومت کے ہیں وہ کیون ہمارے کھاتے میں ڈال رہے ہیں جس پر گھسی صاحب نے واک آؤٹ کیا ہے میں انکو خوش آمدید کہتا ہوں کہ انہوں نے اچھا اقدام کیا ہے وہ ہمارے پلے میں کیوں ڈال رہے ہیں۔

**جناب اپنیکر:** مولوی امیر زمان صاحب میری عرض سنوں آپ دیکھئے آپ تقریر فرمائیں گے یہ تمام  
باتیں اپنی تقریر میں کہئے گا۔

(سینئر وزیر): میں وضاحت ۔۔۔۔۔ جناب اپنیکر: نہیں ایسی وضاحت کی ضرورت نہیں آپ نوٹ کرتے جائیں ابھی تک کچھ کہہ دے ہے ہیں انکی وضاحت کرتی ہو آپ اتنے خلاف جانا ہوا تھے حق میں بات کرنی ہو آپے اپنی تصریر میں کچھ گا۔

**سردار محمد اختر مینگل:** نبی کنٹرول پر گرام۔ جسکا ذکر وزیر خزانہ نے اپنی بجت اچھے میں زور دیکر کیا ہے وہ بھی ان کا گرام ہے ورنہ ہیئتخت آرگنائزیشن کا پر گرام ہے۔ ہمیں پروانشل گورنمنٹ کا کتنا contribution ہے۔ صرف ہمیں وہ اپنا amount جو ہے، صوبائی حکومت یا وزیر خزانہ بتا کیس گے کہ انکا اس میں کتنا contribution سے جناب اپنے چہاں تک ہیئتخت زیبارٹمت کا تعلق ہے اور ایکیشن ذیپارٹمنٹ کا تعلق ہے ورنہ بنک کی طرف سے یا ورنہ نہاد کی طرف سے یا جو یہ ورنہ مالک ہیں انکی طرف سے کافی ان ذیپارٹمنٹ میں یا پر ڈیسیس میں فرم دی جاتی ہیں ایک قبالت یا آتی ہے کہ ان رقم کا کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ آیا وہ رقمات جو آج تک کی ہیں؟ سب سے جو ہے amount ہے یا

جہاں پر ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ میں جو شکوہ پائے جاتے ہیں میرے ذیال میں ان شکوہ کو آپ نے حقیقت دیا  
ہے اپنی جگہ پر۔ میڈیسینز کی پرچیز نگہ میں جو جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کے سامنے اسے اور بڑا آپ کا ایک چند  
جو ہے آپ کا بحث کا ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ کا وہاں پر ضائع ہوتا ہے اس سے لوگوں کو کیا وہ دو اسیں ڈیپچتی ہے؟ کیا  
ضرورت کے مطابق اس کو والی کی دو اسیں ان کو پہنچتی ہیں جو ان لوگوں کو ریکورڈ منٹ ہے؟ جیسیں جب تک کہ  
اس ڈیپارٹمنٹ کے اس حصے کو پرچیز نگہ آف میڈیسین purchasing of medicine کو ہم  
نے ڈی سینٹر لائزیشن de-centralisation نہ کیا ہے ڈسٹرکٹ یوں تک نہ کیا یہاں سے ایم اس  
دی سے چلتا ہوا پہنچیں یہاں سے اگرچہ اسنا مول کی گولی نکلے گی وہاں پر جا کے ڈسٹرکٹ میں تھیم کی کوئی  
دوالنکے گی اس میں سے یہاں سے کسی سر درد کی بासے کی دوائی پہنچی جائے گی وہاں پر پہنچنے پہنچنے ایم اس  
ڈی سے آپ کے ڈائریکٹر ہیلٹھ سے ڈی اسچ او سے اس یوں کے ڈسٹرکٹ جو ہے اس دوائی یا تو ڈیٹ  
ایکسپریز ہو چکی ہو گی یا اسوقت اسکی ضرورت ہی نہیں پائی جائے گی تو یہ جو ڈی سینٹر لائزیشن ہے پرچیز نگہ  
آف میڈیسین یہ در لذت بینک کی بھی اس میں گزارش ہے کہ اس کو ڈی سینٹر لائز کیا جائے تو آج تک پہنچلی  
حکومت نے بھی یہ غلطی کی ہے اسکو میں تسلیم کرتا ہوں اگر پہنچلی حکومت نے یہ غلطی کی ہے تو موجود حکومت جو  
ہے اس قیک کام میں پیش رفت کر کے اپنا نام کم سے کم روشن کرائے۔ تعلیم جناب اپنیکرا! تعلیم کا معیار ظاہر  
ہے ہر قوم کی یہ خواہش ہوتی ہے ہر صوبے میں بننے والے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی آنے والی  
نسل بہتر سے بہتر تعلیم حاصل کرے۔ لیکن بد قسمی جناب یہاں پر یہ ہے کہ ہم بہتر تعلیم کی بجائے ہم  
بد تعلیم کی طرف جا رہے ہیں ڈیپارٹمنٹ آف ایجیکیشن کو دیکھیں اسیں، نسرا نو الود ہیں ہم نے اس تعلیمی  
نظام کو بہتر کرنے کی بجائے اس کو بدتر کیا ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کو والی quality کی بجائے کوئی  
معیار پر اتنے والے نچر نہیں بھیج رہے ہیں ہم بلڈنگیں تو بنارہے ہیں ہرگاؤں میں اپنے دوزوں کو ایم پی ایز  
خوش رکھنے کے لئے اپنے حلقدہ انتخاب کو اپنا ووٹ پینک بڑھانے کے لئے ایزاے Asa سیاسی رشوت  
کے طور پر ہم اس اسکولوں کی بلڈنگیں دے رہے ہیں ہم ووٹ پینک کو بڑھانے کے لئے یا مختلف پارٹی

کے دوست بینک کا نئے کیلئے دوسری مختلف پارٹی کو اسکول اور انگلے تجھر جائز تجھر نہیں بھرتی کر رہے تھے تھے اسی کی وجہ کے  
انگلے ایکشن میں الیکٹ **elect** ہو کے آتا ہے یہ ہے ہماری تعلیم کا وہ معیار جس تعلیم کے پروجیکٹس موجود  
پی ایس ڈی پی میں شامل کئے گئے ہیں جناب اپنے ایکسیس بھی تقریباً جustrح کہ میں نے اسی اینڈ ذبلیو  
C&W کا ذکر کیا معمولی سامان amount کو کرنٹسروں کو یا ایم پی اے کو خوش رکھنے کی کوشش کی گئی ہے کیسی  
وہ تاریخ نہ ہو جائے کہیں دو ماں سے انھر کراستھ فہ آ جائیں انکو خوش رکھنے کے لئے وہ amount کو  
جو ہے ضائع کیا گیا ہے۔ ایک تو وہ جو صوبائی حکومت کے اپنے وسائل میں اسکو ضائع کیا جا رہا ہے دوسری  
میں ورلڈ بینک کی طرف آؤں گا جناب اپنے جھتر جھتر جپلک جیلتھ کا پیسہ تقریباً سنتا ہیں یا انچاس کروز ورلڈ  
بینک نے واپس کیا ہوا ہے اس طرح آپ کے انہوں کیش ذیپارمنٹ میں تجھریوں کی بھرتوں پر جھگوں پر  
صرف ایک کنٹریکٹ کو ایک یہ ذرکر میں چونہیں سے تجیس کنٹریکٹ دینا یہ ورلڈ بینک کے اعتراضات میں  
جس کی بنیاد پر انہوں نے اپنا ایک پوائنٹ چھپلیں ڈال رہو ہیں وہ واپس کر رہے ہیں کسی کو پرواہ ہی نہیں اسی  
کی وجہ کے باعث تھا کہتے ہیں جی ورلڈ بینک نے نہیں دیا تو ہم کی کریں نہیں ہم نے کیا اقدامات کے  
اسکے لئے ہم نے کیا وہ ورلڈ بینک کو جو شرائط ہیں وہ پوری کی۔ پی ایس کی زینگ کے لئے ۹ میئنے ضرورت  
بھوت ہیں جناب اپنے ایک کرش پروگرام کے تحت اس میعادو کو ۹ میئنے سے کم کر کے ہم نے تین میئنے پالے  
آئے ہیں کیوں ہم لوگوں کے اسکولوں میں تعلیم کا معیار اتنا بہتر ہو گیا ہے کہ ۹ میئنوں کی زینگ کو ہم لوگوں  
نے تین میئنے میں کنورٹ convert کیا۔ آج کیا ہمارے ان اسکولوں میں وہ تجھر بھرتی نہیں کئے گئے  
ہیں جو اپنام تک کہنا نہیں جانتے؟ کیا اس دوران تجھریوں کی وہ نو کریاں وہ اسامیاں سرعام نیلام نہیں کی  
گئیں؟ جس کا اعتراض کہتے ہیں بیسے ہوئے لوگوں نے اس فلور آف دی ہاؤس پر کیا گیا ہے۔ جس قوم  
کی تعلیم کا معیار اسکے تجھر کی قیمت پچاس بڑا ہو تو اس پر ہم کیا تو قع کریں کہ ورلڈ بینک اپنے اس بجٹ میں  
انگریز increase کرے گی۔ وہ جس کام کے لئے پیسہ دیتے ہیں ہاں تو پھر ہم کیوں کھلے عام  
نہیں جاتے کہ جی نہیں پروجیکٹ کے لئے نہیں چاہیے ہمیں خیرات کے لئے چاہئے ہمیں اپنا پیٹ بھرنے  
کے لئے چاہئیں تو شاید یونیسیف **unicef** والے جو ہیں ورلڈ بینک یونیسیف کی طرف سے غربیوں کو

مستحقین کو جو پیسے دیئے جاتے ہیں تو پھر ہم اس میں پیسے کیوں وصول نہیں کرتے۔

جناب اپنیکر: آپ کو پچیس منٹ ہو گئے ہیں جناب۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اپنیکر اور کوئی بولنے والا ہے ہی نہیں آق۔

جناب اپنیکر: پچیس منٹ ہو گئے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: ایک ہزار آپ کی بلڈنگز ہیں جوورالدینک نے دینی تحریک وہ بھی آپ کے مالی بے صابغیوں کی وجہ پر پارٹی میں غلط لوگوں کو بھرتیاں کرنا پھر وہ اسامیوں پر ان لوگوں کو بھرتیاں کرنا جس کی وجہ وہ ہزار ایک بلڈنگ جوورالدینک دے رہی تھی وہ انہوں نے کٹ ڈاؤن cut-down کر کے سو بلڈنگز کٹ لے آئی ہیں اسکا سردار کون ہے اپوزیشن ہے یا گورنمنٹ پھر ہیں؟ یہاں کے لوگ ہیں یہاں پر جو یہ موقع کر رہے ہیں کہ ان کو اچھی تعلیم ملے گی یا وہ لوگ ہیں اسکا فیصلہ حکومت خودی کرے گی۔ پروجیکٹس کی گاڑیاں انہوں کیش ڈیپارٹمنٹ کے جوورالدینک سے جو روڈجیکٹ چل رہا ہے اس کی 43 vehicles they are missing کسی کو پہنچنیں ہے کہ کس کے پاس ہے نوورالدینک زیادہ اس کے بارے میں معلومات کرنا چاہتی ہیں کوئی جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہے نہیں وہ گاڑیاں واپس کی گئی ہیں یہاں تک کہ منہر خود چودہ گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں اس پر روڈجیکٹ جس پر جوورالدینک نے اعتراض کیا ہوا ہے۔

میکلت بک بورڈ چلوہم بھرن پھر تو مہیا نہیں کر سکے بد قسمی ہے بلوچستان کی کتابیں تو کم سے کم ہم پرست کر کے وہ تو مہیا کر سکتے تھے میکلت بک بورڈ جو سال ختم ہونے میں بلکہ میرا خیال ہے دوسرا سال بھی ختم ہونے کو ہے وہ کتابیں ابھی تک جو ہیں یا یہیں نیصد تقسیم ہوئے ہیں سانحہ فیصلہ ابھی تک distribution اسٹوڈنٹ میں نہیں ہوئی ہیں۔ بغیر کتابوں کے اگر موجودہ حکومت اتنی جدید انہوں نے میکنا لوگی اپنائی ہوئی ہے سندھ اس کے ذریعے یا کمپیوٹر سسٹم کے ذریعے انہوں نے پھر کو تعلیم دی ہوئی ہے تو اور بات ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک بڑا ہی ابتدائی مرحلہ ہے جو اس بھوکیشن کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے وہ بھی ابھی تک انہوں نے پورا نہیں کیا۔ چالیس نیصد صرف distribution ہوئے ہیں سانحہ فیصلہ ابھی تک آپ بلوچستان میں نیکت بک بورڈ وہ کتابیں distribute نہیں ہوئے ہیں۔ منہر ڈیپارٹمنٹ کا ذکر روز یہ موصوف نے اپنی

تقریر میں کہا ہوا ہے کہ زیارت اور ولیند سے جو منزہ دریافت ہوئے ہیں وہ بیزائل کے استعمال میں لا یا  
جاتا ہے میرے خیال میں ان کی knowledge بھی سے بہتر ہوئی جہاں تک میرے مہم میں ہے بیزائل  
ہوا یہ ولیند airplain ہواں کو ریڈار کیج نہ کر سکیں اس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ جو آپ کے  
زیارت کا منزہ ہے آج کی دریافت نہیں رہی کل کی ۲۰ سال پہلے کی دریافت ہے اور اس کے لئے جو رقم  
رکھی گئی ہے جا ہے کتنی بھی رقم رکھی گئی ہے لیکن سب نوٹ کرنے والی بات یہ ہے کہ Talent کی جو world  
world کے اس requirement کے 7% that is discover ہے وہ ہے  
کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں یا آئندہ کریں گی اس کی ہموضاحت چاہیں گے جی ایس  
پی نے ولیند کے مقام پر آئن کا ایک بڑا ذخیرہ دریافت کیا ۱۹۹۱ء میں تھا نہیں آج کی حکومت نے اسے  
دریافت کیا اور نہ گذشت حکومت نے جتاب اپنیکر ۱۹۹۱ء میں یہ دریافت ہوا تھا اب یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا  
جس کمپنی کو لا انسس دیا گیا ہے وہ کمپنی کون ہے اس میں بلوجستان حکومت کا کیا شریر ہو گا مجھے یاد ہے جتاب  
اپنیکر اس وقت منزہ پر بیرونی طرف سے ہمیں یہ تھی آیا تھا کہ یہ لا انسس جاری کیا جائے صوبائی حکومت  
نے اس وقت یہ recommendation with Colloboratin BDA دی تھی اگر کوئی کمپنی اس  
with joint venture Foreign BDA کے ساتھ آنا چاہتی ہے with collobration BDA  
Company کے ساتھ ہم پھر اس کو allow کریں گے لیکن موجودہ حکومت میں ایک ایسی فرم کو لا انسس  
جاری کیا گیا ہے میرے خیال میں کچھ دن پہلے اس کا وجود رکھا گیا ہے borsik company ہے جس کا  
آپ نے ذکر کیا ہے اس کے ساتھ BDGGM فریج کمپنی ہے ان کو لا انسس جاری کیا گیا تو بی ڈی اے  
کے ذریعے وہ کام نہیں کیا گیا وہ بات کیا تھیں اس کمپنی کو جس نے آج تک چاہے وہ فریج کمپنی ہے یا لوکل سٹھ  
پر جو کمپنی ہوئی ہے انہوں نے منزہ کے سطح پر آج تک کوئی ان کا ایک ریکارڈ رکھا یا جائے کہ انہوں نے  
منزہ Exploration پر یا ما ملک پر کوئی ایک بھی کام کیا ہوا ہے ہاں ان لوگوں نے اسی کمپنی نے جن  
لوگوں کو Hire کیا ہے ان کا اس دریافت سے کوئی تعلق نہیں جو ولیند میں آئن ڈسکوئر کیا گیا تھا جی ایس پی

کے جن لوگوں کو اس میں hire کیا گیا ہے ان لوگوں کے اس میں کوئی تعلق نہیں آپ کے سینت میں Question raise کیا گیا جس کی کاپی بھی میرے پاس ہے

with Minister petroleum & Natural resource please to state the name and designations of the GSP officer who would on this project in the getting also the number days in hours they alongwith dates

گئے ہیں مسٹر عبداللطیف پروجیکٹ ڈائریکٹر مسٹر ایس غفرن عباس ڈائریکٹر مسٹر اختر احمد پولو استنش ڈائریکٹر مسٹر میاں حسن احمد استنش ڈائریکٹر لیبارری ورک کلیئے مسٹر اللہ بخش کوثر عبدالعزیز اور اللہ بخش یہ سینت میں question raise ہوا تھا۔ جو مسٹری پیش کیا ہے ان کے نام دیے تھے لیکن اسی کمپنی نے جس کو یہ لائنس دیا گیا ہے ان لوگوں کو نظر انداز کیا گیا اور ایسے لوگوں کو اس میں hire کیا گیا جن میں one persent contribution نہیں تھا جناب ایسکریپچر میں آونگا پروجیکٹ کی طرف جو پی ایس ڈی پی میں پروجیکٹ دیا گیا ہے صفحہ ۱۲ اور ۲۳ پر سننے میں یہ آ رہا تھا کہ کوئی فنڈ سے بلوچستان کے ان علاقوں کو بجلی دی جائیگی ایم پی ایز کے سفارش پر اور باقی اسکیمات مسٹری یا گورنر کو دی تھیں جناب ایسکریپ اس میں صفحہ ۱۲ میں ملاحظہ کیا جائے on-going ruler Electrification project in Balochistan Fase II Kuwait Fundign Provincial Government of Balochistan 247 million foreign aid programme 512 total 760 last year جو خرچ ہو چکا ہے 30 million اور 30 کہاں خرچ کیا جا چکا ہے اس کی ذرا ہموضاحت چاہیں گے کن علاقوں میں خرچ کیا گیا ہے اس کی بھم بریک اپ چاہیں گے مزے کی بات یہ ہے جناب ایسکریپ اس سال بھی اس کلیئے ۱۰ ملین رکھے گئے ہیں اور دوسرا جو بات یہ ہے جو پروجیکٹ فارم یعنی کوئی فنڈ سے آ رہا تھا کہ کوئی فنڈ رکا ایک پیسہ بھی اس میں خرچ ہوئے کوئی بھی با تھا اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوا صفحہ ۱۲ پر نی ایکسیم رکھی گئی ہے رول ایکٹری بلکیش کوئی فنڈ ۲۰ ملین کی ایکسیم ہے estimate

cost local componently اور اس سال 5 million کے گئے ہیں جناب اپنے موجودہ پی  
اپنے ذمی پی کا صحیح طریقہ سے مطالعہ کیا جائے اس میں آپ کوئی ایکیوں کے لئے ongoing کبھی  
فاران ایڈ پروگرام ہے ایکن نئی ایکیوں کیلئے ایک پیسہ تک نہیں رکھا گیا کیوں؟ کیا وزیر اجنبیان یہی انہوں  
نے بلوچستان کو یکدم ریغور refuse کر دیا کہ نئی ایکیمیات کچھ نہیں دی جائیں گی یا ان ذیپارمنتوں کے اس  
کو میں معدودت کے ساتھ نہیں کہہ سکوں اور کیا کہوں کہ انہوں نے یہ مسئلہ یا وہ ایکیمیات ان اجنبیوں کے  
ساتھ نہیں آپ نہیں کئے گئے جو کوئی ایکیمیات کیلئے فاران ایڈ پروگرام کیلئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا جناب  
اپنے ایک جو مسئلہ ہے ہماری ثقافت زبان اور اس زبانوں کے ادب کو بہتر بنانے کیلئے چاہے بلوچی ہو  
برآ ہوئی ہو یا پشتو ہو یا بال پر ان کی جو اکیڈمیز Academies قائم ہیں گذشتہ سال ان اکیڈمیز کو  
گرانٹ کی شکل میں کچھ پیسے دیے گئے تھے لیکن موجودہ حکومت نے وہ گرانٹ بھی کم کر دی ہے کیا ہم اپنے  
ادب اپنی ثقافت اپنی زبان کو آگے ترقی نہیں دینا چاہتے کیا ہماری آج پہچان اسی ادب اسی ثقافت اور اسی  
زبان کی وجہ سے نہیں ہے آج ہماری پہچان چاہے بلوچ ہیں چاہے پشتوں ہے چاہے کوئی اور زبان بولنے  
والے ہیں ہماری ثقافت جو پہچانی جاتی ہے وہ ہماری زبان کی وجہ سے ہماری رسم و رواج کی وجہ سے کم سے کم  
میں موجودہ گورنمنٹ سے یہ گزارش کر دیا کہ وہ کم از کم اس مد میں ہم یو یہ موقع کرتے تھے کہ اس میں کافی  
دانشور بھی موجودہ ہے جو اپنے کو انشور بھی کہتے ہیں موجودہ حکومت میں اور اہل قلم بھی ہے۔

**جناب اپنے کاری ہو گا wind up کریں۔**

**سردار محمد اختر مینگل:** جمال پر ضرورت ہے اس کے مطابق تقسیم کئے جائیں فارست ذیپارمنٹ  
کے جو وزیر اجنبی اس فندہ ز آپ کو دری تھیں ان کی شکایت یہ ہے گادر میں جو کام ہو رہا ہے اس میں ایک  
بڑا نہیں کیا گیا ہے اس کی جوانکواری بھی کی گئی ہے اس پر عمل در آمد نہیں کیا گیا ہے؟ ان کی قرعہ اندازی ابھی  
تک کیوں نہیں ہو پا رہی ہے۔ پی ذمی ایس پی کے متعلق میں یہ کہونا گا آج کی پی ذمی ایس پی نہیں ہے  
گزشتہ چند سالوں جو جو پی ذمی ایس پی، جن رہی ہے اس میں گزشتہ سالوں سے کوئی سالوں سے کوئی اریوں  
روپے اس پر خرچ ہو گئے ہیں لیکن وہ پروگرام ایک دم سے ڈراپ کر دیا گیا ہے گزشتہ کمی حکومتوں کے دوران

سے اس کے علاوہ لا نیکوشاک کے سلسلے میں جلوگوں کو سرمایہ اور گزر اوقات ہے وہ لا نیکوشاک ہے اس کی ذوق پیشہ کے لئے حکومت نے کوئی اقدام نہیں کئے ہیں اور اگر کئے گئے ہیں تو کم سے کم ہمارے ناخیں میں لا کیں فوڈ پروپرٹی گورنمنٹ کا جو گزشتہ سال نارکٹ رکھا گیا تھا پچاس ہزار ان۔ اس کے لئے کتنا خریدا گیا اس کے لئے جو میرے پاس فدر ہیں 1998 میں ۹۹ میں تک جو لگ آئے ہیں وہ زیر و نئے ہے پر خرید کے ہیں۔ جب اپنے کروکل گورنمنٹ کے اختیار میں سچ مختل کئے جائیں ہے ضعف بذوق شن تک کے ہیں اور نوکل حکومت کا یہ تھا کہ آگے چل کر با اختیار لوکل گورنمنٹ کے ادارے ہوئے میکن موجودہ مرکزی حکومت نے جن اقدامات کا اعلان کیا ہے آپ کی آگزائے تک وہ بھی فیڈرل گورنمنٹ اپنے پاس لے گئی چاہے اس کا کتنا اماؤنٹ ہو اور وہ جہاں خرچ ہوتے ہوں یہ ایک الگ سوال ہے چاہے اس کا خرچ سچ طریقے سے نہیں ہوتا تھا یہ دوسرا سوال ہے میکن ایک اختیار جو ایک صوبے کو تھا جو ایک صوبائی خود مختاری پکی ہوئی تھی وہ لوکل گورنمنٹ تھی ہم وزیر اعلیٰ کا بیان دیکھ کر خوش ہوئے کہ ہم اکڑائے فیڈرل گورنمنٹ کو نہیں دیں گے میکن دوسرے دن ایسا لگتا تھا کہ جیسے غبارے سے ہوا نکل گئی ہمیں مرکز نے تسلی دی ہے ہم مطمئن ہیں کس بات کے لئے آپ مطمئن ہیں کہ یہ آپ کا حق ہے یعنی پورے صوبے کا ہے اور اس صوبے کے حق کو مختل کرنے والے آپ کون ہوتے ہیں یہ سوال ہے؟ آئین میں جو پروپرٹی دی گئی ہے اور این ایسی میں جو آپ کے لئے قسم رکھی گئی ہے ایک آئینی لحاظہ سے وہ اس کے پابند ہیں وہ اس کو پورا نہیں کر رہے ہیں تو یہ صرف ایک شخص کی زبانی با توں سے آپ ایک روایت قائم کرنا چاہتے ہیں پہلی ایسے روایتیں ہم نے قائم کیں خاموش رہے۔ کچھ مجوری ہماری حکومت کی ہوتی ہیں حکومت چلانے کے لئے حکومت کو بچانے کے لئے حکومت میں بینخے کے لئے کچھ مجوریاں ہیں کیا یہ مجوریاں اتنے بڑے جائیں کہ ہم اپنے تمام انترست بھول جائیں تو یہ مفادات کو چھوڑ دیں۔ آج آپ صاحبان نے اونٹ کی طرح سرگھاسی کی اجازت دی ہے تو وہ دن دور نہیں کہ وہ سراسر خیسے کے اندر ہو گا اور آپ باہر ریگستان کی دھوپ میں ترپ رہے ہوئے۔ جی ذی ایس کے سلسلے میں جو کسی سرچارخ تھا اس سلسلے میں کہا کہ اس کا مقابلہ ہمیں دیا گیا ہے اور وزیر اعظم صاحب نے ہمیں مطمئن کیا ہے ہم مطمئن ہو گئے آج تو مطمئن ہو گئے کل کے لئے اس کی

ذمہ داری کون دے گی۔ آیا موجودہ وزیر خزانہ وزیر اعلیٰ اس بات کی ضمانت دیتے ہیں آج کی کارنی دے سکتے ہیں اور آنے والے کل کی کارنی کوئی دے سکتی ہے کہ وہ صوبائی حقوق جو ذرے کر کے ہم سے چھینے جا رہے ہیں صوبائی خود مختاری کی بات ہم کر رہے ہیں لیکن صوبائی مجبوری کی وجہ سے ہمیں صرف پہٹ کی خود مختاری یاد ہے ہمیں صرف اپنی حکومت پہنچانے کی فکر ہے اس کے علاوہ ہم سب کچھ بھولے جا رہے ہیں اس کے علاوہ ہم رات دن چاہے وہ خواب میں ہوں یا ہوش میں ہمیں صرف اپنی حکومت کو پہنچانے کی فکر چلی ہوئی ہے۔ (مداخلت) جناب ایک بڑے مزے کی بات وزیر خزانہ نے کی ہے میں ان کی تقریر کا حوالہ دوں گا وہ یہ ہے۔ بلوچستان اور بلوچستان کے عوام کے مظاہرات ہم نے حقیقت پسندانہ متوازن پالیسی کو فروغ دیا وفاقی حکومت سے شمش کا خاتمہ کر کے باہمی تعاون کی فضایا پیدا کی اور ہر سلسلہ پر یہ فضایا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان کی ترقی بلوچستان کی ترقی سے وابستہ رہے۔ جناب اپنیکرنا احساس وفاقی حکومت کو بلوچستان کی حکومت نے دلایا ہے نہ ہی یہ احساس بلوچستان کی گزری ہوئی حکومتوں نے دلایا ہے یہ خوش قسمتی ہے اس صوبے کی جو سیاسی صورت حال ہے اسی میں یہ احساس ان کو ابھی دلاتا ہے لیکن ہد قسمتی سے اب تک انہیں یہ احساس نہیں ہوا ہے وہ صرف اپنی کلمات میں اپنی تقریروں میں یہ تو کہتے رہتے ہیں کہ پاکستان کی ترقی بلوچستان سے وابستہ ہے اس کے لئے کیا اقدام کئے ہیں بلوچستان کو لیہاری کے طور پر تحریکات کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے بلوچستان کے لئے کیا گیا ہے وہ میں فیڈرل پی ڈی ایس پی میں بتاتا ہوں ایک سو لہ ارب روپے کی پی ڈی ایس پی ہے اور اس کے لئے اب تک آپ کو دو ارب روپے دیے گئے ہیں اس دو ارب روپے میں وہ پراجیکٹ ہیں جو فیڈرل حکومت کی ضرورت ہیں ایف آئی اے کا دفتر کھولنا ہے کوئٹہ گارڈ کی چیک پوسٹ بنانی ہے ایف سی کو یہ مراعات دینی ہے اپنی نارکو نیکس کے لئے وہ بناتا ہے واپڈا کے لئے کچھ کرتا ہے یہ ان کی اپنی ضرورت ہے وہ کر رہے ہیں اس کو پورا کرنے کے لئے یہ احسان ہمارے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں کہ ہم نے آپ کے لئے یہ یہ کیا ہے۔ اس سال ۲۰۲۳ کروڑ کا وہ پراجیکٹ ہے اور اس کے لئے آپ کو ایلوکشن ہے پانچ کروڑ نیشل ہائی وے Eight hundred and four million against nine hundred and seven million کے لئے آپ کو صرف

سال کے آخر تک آپ دیئے جاتے ہیں نہیں دیا جاتا ہے۔ بولان میڈیا کل کا بھی جو کئی سالوں سے ہنا ہوا ہے یہ مسئلہ نہ صرف اس علاقے کے لئے بلکہ بلوچستان کے لئے ہنا ہوا ہے کہ وہ آج تک کمپلیٹ نہیں ہو رہا وہ وہاں سے ایلوکیشن صحیح نہیں دیا جاتا اس سال بھی ۱۳ کروڑ کے مقابلے میں صرف تین کروڑ دیئے گئے ہیں جناب اپیکر کو شل ہائی وے گوارڈ پسی پروگرام کا جوانا اعلان کیا گیا ہے میں اس ایوان کے توسط سے میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ معاهدہ جو کیا گیا ہے وہ اس ایوان میں لا یا جائے اس معاهدے کے پیچھے کیا کیا عوامل ہیں ہم اس کو غور سے دیکھنا چاہتے ہیں میرے خیال میں پانچ لاکھ ہیں یا پچاس ہزار ایکڑ زمین جو دی جا رہی ہے کس لئے دی جا رہی ہے وہ بھی ہم دیکھنا چاہتے ہیں اس معاهدے کو رات کی تاریکی میں سائن کرنے کے ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے اس معاهدے کو بغیر صوبائی اسمبلی کو اعتماد میں لئے ہوئے ہم کسی کو سائن کرنے کی اجازت نہیں دیں گے خیرانہوں نے اعلان کر دیا اور ہم نے یقین کر دیا اور گوارڈ ذیپسی بن بھی گیا رہا بھی بن گئے مچھلیوں کا کاروبار بھی اس سال شروع کر دیا پہلے سینڈک پراجیکٹ جو اتنے عرصے سے پڑا ہوا ہے۔ (اذان) سینڈک پراجیکٹ جس کے لئے ۵ ابھیں ضرورت تھی جس کا خود سینڈک کے مقام پر وزیر اعظم اعلان کر چکے تھے کہ اس کے لئے وہ Runing Expenditure وہ مہیا کیا جائے گا کیا وہ آج تک دیا گیا جو ہم یہ بھیں کہ ہمارے لئے کو شل ہائی وریز نہیں گی ہمارے گوارڈ وہ مہیا کیا جائے گا کوادر متح پورٹ کب سے ہنا ہوا ہے اس کو صرف چلانے کے لئے معمولی سا امورت چاہئے وہ متح پورٹ کے لئے نہیں دے سکتے ہیں اور ہم اس خیالات میں رہیں کہ ذیپسی پورٹ ہمارے لئے بنا کیسے گے جناب اپیکر ذکر کی اسکیم ثیوب دیں بلڈوزر کا ذکر رہا ذکر رہا اپنے اس بیان میں کیا اس میں کوئی شک نہیں کہ ذکر کی اسکیم کے لئے ایک لاکھ جو رقم تھی وہ کم کر دی گئی اور لوگوں میں تقسیم کے گئے کمپیوٹر ایز سسٹم کے تحت قدر اندازی کی گئی لیکن جناب اپیکر وہ کمپیوٹر بھی مسلم لیکی تمام ذکر کیا جو ہے یا مسلم ایک یا ان کے اتحادیوں کے لئے نکالے گئے جناب اپیکر کا لا باع ذیم کے سلسلے میں ایک مینگ ہو رہی ہے تو وہاں پر یہ مسئلہ چلا کہ جی پانی کے ذمہ ری ہوش کو کیسے کنٹرول کیا جائے گا فنڈر ایڈ انے کہا کہ جی بھی اس کو کمپیوٹر ایز کریں گے تو کسی علاقے یا کسی صوبے کا پانی کا حق جو ہے نہیں مارا جائے گا تو میں نے وہاں پر کہا

کے نتیجے ہے ہم مانتے ہیں اگر اس کمپیوٹر کو بھی پنجاب کی ذہنیت کے مطابق فائدہ کر دیا گیا تو پھر بدقتی سے یہ جو فریکنزوں کی تقسیم تھی اس کو فائدہ اس طرح کیا گیا کہ وہ نام صرف جو ہیں مسلم یا گیوں کے یا اس کے اتحادیوں کے نکالیں آئندہ آنے والے نیوب دلیل یا بلڈوز روہ بھی گرین فریکنزوں کی طرح گرین نیوب دلیل اور گرین بلڈوز روہے تو اس میں بھی سبز جنڈے والے ہمیشہ آگے ہوں گے جناب اپنے کی بحث کی خاصیات جو ہم نے بیان کیں کیونکہ قرعہ پیش کرنے والے کافی تھے تو ہم نے زیادہ تر ان کی خاصیوں پر نظر رکھی مگر کچھ اقدامات بھی انہوں نے کئے ہیں دعا یہ کہیں گے کہ وہ اپنے ان اقدامات پر اللہ انہیں حوصلہ دیں اور ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہو گئی کہ جن اقدامات کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ بلوچستان کے ساتھی علاقوں کو ایران سے بھلی مہیا کرنے کی تجویز زیرخور بے تجویز ہے ہم اس تجویز کے لئے بھی ان کے لئے دعا کریں گے مستونگ ایریا کو ۱۳۲ کے وی کے بجائے ۲۲۰ کے وی سے مسلک کیا جائے گا جن کو ۱۳۲ کے وی سے مسلک کیا جائے تو بآچکنی کو جزوی طور پر ۳۵ کے وی کے لائن سے مسلک کیا جائے گا۔ وزیر اعظم کی ہدایت کے مطابق درجی کو جزیئروں کے ذریعے بھلی مہیا کی جائے گی مچکور کو منتقل گردید سے مسلک کیا جائے گا ۳۰ مر جوں نزدیک آ رہا ہے شامی پہلے کرا دو یا آپ کا فائز جو بھوک ہڑتال پر بیٹھ جائے گا ایسا نہ ہو کہ وہ تادم مرگ بھوک ہڑتال بے توہہ بانی کر کے جو last Para لکھا ہے اس کو first priority کرے تو مہربانی کرے جو آپ نے

پر لاکیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی ایک ضریبی خالی ہو جائے۔ ۲۶ پیچ پر جوان کی داد دوں گا اعلیٰ لیاقت اور صلاحیت کے حامل طلباء اور طالبات کے اعلیٰ تعلیم کے لئے وسائل مہیا کئے جائیں گے نہ ہی سیاسی طور پر کسی کو خوش کرنے کے لئے نہیں اپنے دوست بیٹک بنانے کے لئے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا ذیرہ مراد جمالی میں واپس اکالوں کے منتقلی سے خالی ہونے والی عمارت کا لمحہ قائم کیا جائے گا یہ بھی ایک خوش آئندہ ہے لور الائی اور تربت کے گورنمنٹ ڈگری کالج میں ایک ایسے کے کلامز سے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے علاوہ جو آپ کے ڈویڈھل ہیڈ کو افرز ہیں ان میں بھی ان میں ان کلاسوں کی اسکی معیں رکھی جائیں تمام ڈویڈھل آپ کے ہیڈ کو اثرز ہیں صوبے کے جن سینکڑی اسکلوں میں موضوع تدریسی عمل موجود ہے وہاں آر سینکڑری کا سیس شروع کی جائیں گی صوبے کے جن کا الجھوں میں موضوع تدریسی عمل موجود ہے وہاں ڈگری کلاسیں

شروع کی جائیں گی۔ گندم کی نقل و حمل آزاد کر دی جائے گی اور گندم پر سہیڈی ختم کر دی جائے گی۔

**مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر حیوانات) :** محدث کے ساتھ اذان ہو گئی ہے جماعت کا وقت ہو گیا ہے وقفہ کیا جائے۔

**سردار محمد اختر مینگل :** تو اس پر عمل درآمد کر کے آپ میرے خیال میں وہ ایک کارنامہ انجام دیں گے جو آج سے پہلے کسی حکومت نے نہیں کیا اگر یہ کارنامہ آپ نے انجام دیا ہم آپ کو دعا نہیں دیں گے شاید یچھے بیٹھنے والے آپ کو بد دعا نہیں دیں گے کوئی ڈولپمنٹ اتحارثی جو لاست نیور میں ہتائی گئی تھی جتاب اپنے اس پر کم از کم عمل درآمد کیا جائے فیڈرل گورنمنٹ نے جو کوئی ڈولپ کرنے کے لئے جو پراجیکٹ دیئے ہیں ہم چاہتے ہیں وہ پراجیکٹ کوئی ڈولپمنٹ اتحارثی کے ذریعے سے ان پر آئندہ یہیں کی جائے جائے اپنے اس پر کمی آخڑیں، میں آپ کا تمام معزز ممبر ان کا جنہوں نے بڑی غور سے میری باتیں سنی تھے کہ صرف غور سے میں سمجھتا ہوں کہ جو تجوید ہے گئی ہیں ان پر عمل کیا جائے گا اور یہی میں ان سے توقع رکھوں گا جہاں تک اپوزیشن کا تعلق ہے کوئی بھی پراؤنسل مسئلہ جو فیڈرل سے کنسرٹ ہے ہم ہر سطح پر اس کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جب پراؤنسل رائٹس کو صرف اپنے ذاتی انتہت کے لئے دہاں گروئی رکھا جائے گا اس کے لئے ہم یہاں پر احتجاج کریں گے اور یہاں سے باہر بھی احتجاج کریں گے آخر میں میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔ (ڈیک بجائے گئے)

**جتاب اپنیکر :** شکریہ ہی بہت شکریہ ہی آج کے دن میں اگلے جو معزز اراکین نے بات کرنی ہے ان کا ہے ملک سرور خان کا کڑو تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفہ نماز کے بعد اگر ہاؤس کی اجازت ہو تو ملک صاحب آپ کی مرضی ہے اگر کل پر رکھتے ہیں کیا خیال ہے جی کل پر رکھیں۔ تو میں کل کے دن کے لئے جو اساء گرائی ہے وہ بتا دیتا ہوں مولانا عبد الواسع صاحب ہے سردار عبدالحقیظ لوثی صاحب ہیں سردار ستر ام علگو ہی اور سب سے پہلے ملک سرور خان کا کڑو کو عرض کی جائے گی کہ وہ اپنی اپنی سے اس کا آغاز کریں گے تو اب ہاؤس کی کنسیٹر کے ساتھ اس بیلی کا اجلاس کل ۲۲ جون بوقت گیارہ بجے دن تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس بیلی کی کارروائی ایک بجکر چالیس منٹ پر باہمیں جوں بوقت گیارہ بجے دن تک کے لئے ملتوی ہو گی)